کلیسیا

کا

اُٹھایا جانا

مترجم
ڈاکٹر فیاض انور

مصنف
فرینک جیمس ڈیمورا

کلیسیا کا اُٹھایا جانا

مصنف

فرینک جیمس ڈیمورا

مترجم

ڈاکٹر فیاض انور

ناشرین: وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ناشرین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرینک جیمس ڈیمورا

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر فیاض انور

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روبن جون، پروفیسر شاہد صدیق گل

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پروفیسر ڈاکٹر فنی ایل رشید، ایلڈر کامل ناصر

معاونین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پادری مالک الماس، پادری مجبوب ناز

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر فیاض انور

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ہزار

بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اول

جنوری ۲۰۲۳ء

پتا: مریم صدیقہ ٹاؤن چن دا قلعہ، گوجرانوالہ

رابطہ: 03007499529,03462448983

فہرست مضامین

دیباچہ

کلیسیائے پاکستان میں مقامی لکھاریوں کی کمی ہر زمانہ میں محسوس کی جاتی رہی ہے۔جس کی وجہ سے اُردو ادب میں بائبل مقدس کے بہت سے عنوانات ہمارے پاس صرف انگریزی کتابوں کے تراجم کی صورت میں موجود ہیں۔انگریزی کتابوں کے بہت سے خیالات ہماری ثقافت سے میل نہیں کھاتے۔ایسے حالات میں قلیل مواد کی فراہمی کی وجہ سے اُردو قارئین کو چار و نا چار اُن ہی سے استفادہ کرنا پڑتا اور کچھ صورتوں میں اُن ہی کا قائل ہونا پڑتا ہے۔

اُردو زبان میں کلامِ مقدس کے کئی عنوانات ایسے ہیں جن پر بہت کم خامہ فرسائی کی گئی ہے۔اُن میں سے ایک عنوان ''کلیسیا کا اُٹھایا جانا'' بھی ہے،اگرچہ مسیحی ادب میں اِس موضوع پر مختلف کتابوں میں بات کی گئی ہے لیکن اردو میں تاحال ایسی کوئی کتاب میسر نہیں جو صرف اِسی ایک موضوع کا احاطہ کرے۔

عالمی سطح پر اِس موضوع کے متعلق مختلف نظریات موجود ہیں اور ہر ایک نظریہ کے حامی اِس کے متعلق ٹھوس بائبلی حوالہ جات فراہم کرتے ہیں۔اِن حالات میں لازم ہے کہ اُن تمام نظریات سے شناسائی حاصل کی جائے جو اِس موضوع کے متعلق بیان کیے گئے ہیں۔تاکہ اِس بات کا فیصلہ کیا جا سکے کہ کون سا نظریہ بائبل مقدس کے زیادہ قریب ہے۔

ادارہ ھذا نے اِس مختصر کتابچہ کے وسیلے اِس موضوع کے متعلق عالمی سطح پر رائج ایک نظریہ کو اُردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔اُمید واثق ہے کہ یہ کتابچہ قارئین کے لیے اِس موضوع کے متعلق نئے دروازوں کو کھولے گا اور اُن کی سوچ کو وسعت دے گا اور وہ اِس موضوع پر تحقیق کے نئے زاویوں پر غور کریں گے۔

ادارہ

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز

بانی و چیئرمین

ڈاکٹر فیاض انور

اظہارِ خیال

یہ کتاب مختصر مگر خُداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق گہرے بھیدوں کو قارئین پر آشکارہ کرتی ہے۔
میں اپنے خُدا باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے جو منجیِ دو عالم ہے اُس کی شکر گزاری کرتا ہوں کہ اُس نے مجھ سب سے چھوٹے خادم کو یہ توفیق بخشی کہ مکاشفہ کی تشریح و تفسیر پر پاک رُوح کی راہنمائی میں اپنے الفاظ کو قلم بند کرسکوں، تا کہ کلیسیائے پاکستان اُس سے استفادہ کر سکے۔

میں خُدائے ذوالجلال کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے ڈاکٹر فیاض انور کی ترجمہ شدہ کتاب ''کلیسیا کا اُٹھایا جانا'' پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ مترجم نے اِس کتاب کو نہایت موثر انداز میں ترجمہ کیا ہے، اور کلیسیائے پاکستان کے لیے نئے دروازوں کو کھولا ہے۔ میں ڈاکٹر فنی ایل رشید کا شکر گزار ہوں جن کے وسیلے یہ کتاب مجھ تک پہنچی۔ اُمید ہے کہ یہ کتاب یسوع مسیح کی آمدِ ثانی اور کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بارے میں قارئین کے علم میں اضافہ کرے گی۔

یہ ترجمہ شدہ کتاب بہت مفید ہے۔ مجھے مسیح میں اُمید ہے کہ اِس کتاب کے وسیلہ قارئین برکت پائیں گے اور یسوع مسیح کی آمد کے لیے تیار اور بیدار ہوں گے اور شخصی طور پر مسیح خُداوند کو قبول کر کے کلیسیا کا عضو بن جائیں گے، اور آخری نرسنگا پھونکے جانے پر آسمان پر جلالی بدنوں میں تبدیل ہو کر ہوا میں اُڑ کر مسیح کا استقبال کریں گے۔

میں دُعا گو ہوں کہ خُدا ڈاکٹر فیاض انور کو اور زیادہ ہمت اور توفیق دے تا کہ وہ مختلف مضامین پر کتب ترجمہ کرسکیں اور کلیسیائے پاکستان اُن کی تحریری خدمت سے برکت پائے۔

سینئر پروفیسر سموئیل جاوید
لاہور بائبل انسٹیٹیوٹ شیخوپورہ
۲۶ دسمبر ۲۰۲۲ء

کلیسیا کا اُٹھایا جانا

''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیوں کہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳)۔ ''دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔اور یہ ایک دم میں۔ایک پل میں۔ پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیوں کہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۱۔۵۲)۔ ''کیوں کہ خُداوند خود للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم اِن باتوں سے ایک دُوسرے کو تسلی دیا کرو'' (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۱۶۔۱۸)۔

وضاحت:

یونانی زبان میں اُٹھائے جانے کے لیے لفظ ''harpotso'' استعمال ہوا ہے، جس کے معنی ''بہ زور کسی چیز کو چھین لینا'' کے ہیں۔ لاطینی زبان میں اِس کا مترادف لفظ ''rapus'' ہے، جس سے انگریزی کا لفظ ''rapture'' اخذ کیا گیا۔ مندرجہ بالا دو پیشین گوئیوں میں پولس رسول صرف ایک بھید کی وضاحت کر رہا ہے لیکن یہ محض ایک بھید ہی نہیں بلکہ یہ ایک ایسا راز ہے جس کے بارے میں پولس رسول ہمیں بتا رہا ہے کہ مستقبل میں کسی دن یہ واقعہ ہوگا۔ یہ راز یا جیسے کچھ بائبلی تراجم میں اِسے بھید کہا گیا ہے یہ ''چھیننا یا مسیحیوں کا زمین سے

اُٹھایا جانا'' ہے۔ وہ لوگ جو خُداوند میں اُٹھائے جائیں گے یا جن کو لے لیا جائے گا وہ بڑی مصیبت کے دوران نازل ہونے والے خُدا کے غضب سے بچ جائیں گے۔

میں نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ لفظ Rapture بائبل مقدس میں نہیں آیا، اِس لیے یہ ایک نئی تعلیم ہے جو یقیناً غلط ہے۔ مختصراً، جیسا ۲۔تھسلنیکیوں۲:۳ میں دیکھا گیا، ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیوں کہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔''

لفظ برگشتگی کا بہ غور مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مخالفِ مسیح کے زمین پر اختیار حاصل کرنے سے پہلے کلیسیا زمین پر سے اٹھالی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ مخالفِ مسیح کب پوری طاقت حاصل کرے گا؟ دانی ایل نبی کے مطابق بارہ سو ساٹھ (۱۲۶۰) دنوں کے بعد مخالفِ مسیح اسرائیل کے ساتھ عہد کی تصدیق کرے گا اور وہ بہت سے لوگوں کے ساتھ یہودیوں کی دوبارہ تعمیر کی گئی ہیکل میں آئے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ وہ اِس دُنیا کا سردار ہے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب شیطان مخالفِ مسیح میں سما جائے گا۔ یقیناً ہم یہ بات جانتے ہیں کہ خُدا کا غضب چھٹی مہر کے کھلنے کے بعد شروع ہو جائے گا، اور اُس وقت کلیسیا زمین سے اُٹھائی جا چکی ہو گی۔ یہ اُٹھایا جانا ہی ''Rapture'' ہے۔ جب آپ نئے عہد نامہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ اِس بات کو جانیں گے کہ اِس میں یونانی اسم ''apostasia'' صرف دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ سب سے پہلے آپ لفظ ''apostasia'' اعمال 21:21 میں دیکھیں گے، جہاں پولس رسول اِس کے بارے میں بیان کرتا ہے، ''اور اُن کو تیرے بارے میں سکھا دیا گیا ہے کہ تو غیر قوموں میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر موسیٰ سے پھر جانے (apostasy) کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسوی رسموں پر چلو۔'' اِس آیت میں موسیٰ کی تعلیم سے انحراف کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ دُوسری بار ہم لفظ ''apostasy'' ۲۔تھسلنیکیوں۲:۳ میں پڑھتے ہیں جہاں دوبارہ یہ برگشتگی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے، صرف اِس مرتبہ یہ لفظ زمین پر سے مسیحیوں کے اُٹھائے جانے کے بارے میں بات کرتا ہے۔

آئیں یونانی کے اِس لفظ کی گہرائی میں جاتے ہیں تا کہ ہم مکمل طور پر سمجھ سکیں کہ اعمال۲۱:۲۱ میں اِس کا کیا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ یہ لفظ یونانی کے apo ''سے'' اور istemi ''کھڑا ہونا'' کا مرکب ہے۔ یوں اِس لفظ کے بنیادی معنی ''جانا'' یا ''روانگی'' کے ہیں۔

The Diddell and Scott Greek Lexicon ڈکشنری[1] نے سب سے پہلے لفظ apostasia کی تعریف بہ طور ''برگشتگی''، ''انحراف'' اور پھر ''روانگی، غائب ہو جانا'' کے طور پر کی ہے۔

جب آپ لفظ apostasia کے بارے میں گورڈن لیوس (Gordon Lewis) کی تحقیق[2] کا مطالعہ کرتے ہیں، تو اُنھوں نے بیان کیا کہ کیسے وہ فعل جس سے اسم ''apostasia'' اُخذ کیا گیا روانگی کے مندرجہ ذیل معنوں کی تائید کرتا ہے: اِس فعل کا معنی مکانی طور پر علیحدگی ہو سکتا ہے۔ اِس طرح اِس سے انکار کی کوئی خاص وجہ نہیں بنتی کہ اِس اسم کے معنی ''مکانی علیحدگی'' یا ''روانگی'' بھی ہو سکتا ہے۔ چوں کہ یہ اسم صرف نئے عہد نامہ میں ایک جگہ استعمال ہوا ہے کہ موسیٰ کی تعلیم سے پھر جانا (اعمال ۲۱:۲۱)، اِس طرح ہم بڑی مشکل سے یہ نتیجہ اُخذ کر سکتے ہیں کہ اِس کا بائبلی معنی لازماً متعین ہے۔ یہ لفظ فعل کی صورت میں نئے عہد نامہ میں پندرہ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اِن پندرہ میں سے محض تین مرتبہ یہ ایمان سے منحرف ہونے کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے (لوقا ۸:۱۳؛ ۱۔ تیمتھیس ۴:۱؛ عبرانیوں ۳:۱۲)۔

یہ لفظ نئے عہد نامہ میں مختلف طرح سے استعمال ہوا ہے، ''ناراستی سے باز رہنے'' (۲۔ تیمتھیس ۲:۱۹)، ''بے دین آدمیوں سے دُور رہنے'' (۱۔ تیمتھیس ۶:۵)، ''ہیکل میں جانے'' (لوقا ۲:۲۷)، ''بدن سے دُور ہونے'' (۲۔ کرنتھیوں ۱۲:۸) اور لوگوں سے نکل جانے (اعمال ۱۲:۱۰؛ لوقا ۴:۱۳)۔ اب اُس محاصل پر غور کریں جو دانی ایل ڈیوی نے اپنی تحقیق[3] میں بیان کیا، ''اصل زبانوں پر مکمل اعتماد کے ساتھ اور تفسیری مطالعہ کی مکمل یقین دہانی کے ساتھ''، دانی ایل نے یہ نتیجہ اُخذ کیا کہ apostasia بہ طور روانگی بھی واضح کیا گیا ہے۔

---

1. A Greek English Lexicon, Henery George Liddell and Henry Scott, Oxford University Press, 1940, P.218

2. Gordon R. Lewis, "Biblical Evidence for Pretribulationism," Bibliotheca Sacra(vol.125, no.499; July 1968), p.218

3. Daniel K. Davey, "The 'Apostesia' of II Thessalonians 2:3, "Th.M thesis, Detroit Baptist Theological Seminary, May 1982, p.27

اب پال لی(Paul Lee) کی تحقیق[1] پر بھی غور کریں، میں نے یہاں اُس کا اقتباس شامل کیا ہے:
پال کی اِس سے کیا مراد ہے جب وہ کہتا ہے''مصیبت سے پہلے لازمی برگشتگی ہوگی؟'' انگریزی میں اِس کے لیے حرفِ تعریف''The'' استعمال ہوا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک خاص واقعہ ہوگا، یہ واقعہ گناہ کے شخص کے ظاہر ہونے سے الگ ہے۔ برگشتگی کے لیے استعمال ہونے والا یونانی لفظ اپنے آپ میں مذہبی برگشتگی یا نافرمانی کو ظاہر نہیں کرتا۔ نہ ہی اِس لفظ کے معنی''گرنا ہے'' جیسا کہ یونانیوں نے اِس کے لیے ایک دُوسرا لفظ استعمال کیا۔ جانے کے لیے یونانی زبان کا سب سے معقول لفظ''pipto'' ہونا چاہیے۔ پولس رسول یہاں ایک مخصوص واقعہ کا ذکر کرتا ہے جسے وہ''برگشتگی'' کہتا ہے، جو مصیبت کے شروع ہونے سے پہلے ہوگی۔ یہ کلیسیا کا اُٹھایا جانا ہے۔ یونانی کے اِس نہایت ہی اہم لفظ apostasia یا برگشتگی کے ترجمہ کی تاریخ کے متعلق H.Wayne House کا کام بہت ہی قابل قدر ہے۔ یہاں میں نے اُس کا اقتباس کیا ہے:
''انگریزی کے پہلے پانچ تراجم اِس لفظ (apostasia) کا ترجمہ بہ طور اسم''جانے'' یا ''روانہ'' ہونے کے کرتے ہیں۔ وہ تراجم مندرجہ ذیل ہیں:

وکلف(Wycliffe)بائبل(1384ء)

ٹنڈیل(Tyndale)بائبل(1526ء)

کوورڈیل(Coverdale)بائبل(1535ء)

کرانمر(Cranmer)بائبل(1539ء)

برتیچیز(Breeches)بائبل(1576ء)

بیزا(Beza)بائبل(1583ء)

جنیوا(Geneva)بائبل(1608ء)

یہ تمام تاریخی تحریریں ہمیں کیا بتاتی ہیں؟ یہ اِس حقیقت کی تائید کرتی ہیں کہ برگشتگی کے لفظ کا اصل مطلب وہی ہے جو''جانے'' کے لیے بھی استعمال کیا گیا۔

---

1. Paul Lee Tan, The Interpretation of Prophecy (Winona Lake,IN: Assurance Publishers, 1974), p.341

دراصل جیروم کا لاطینی ترجمہ جسے ولگیٹ کے نام سے جانا جاتا ہے جسے ۴۰۰ عیسوی کے دوران ترجمہ کیا گیا، وہ لفظ apostasia کا ترجمہ لفظ ''discessio'' کے ساتھ کرتا ہے جس کا مطلب ''روانگی'' ہے۔آپ اِس حقیقت کو کتاب بہ نام ''Apostesia'' کے صفحہ ۲۷۰ پر پڑھ سکتے ہیں۔ یہ تمام معلومات ہمیں ایک اہم سوال کی طرف لے کر جاتی ہیں۔ کنگ جیمز ورژن نے کیوں ''روانگی'' کے رائج ترجمہ سے انحراف کیا؟ سوئس مصلح تھیوڈور بیزا(Theodore Beze) پہلا شخص تھا جس نے لفظ apostasia کو ایک نئے لفظ ''پھر جانا'' سے حرفِ نقلی کیا۔ کنگ جیمز ورژن کے مترجمین نے سب سے پہلے بیزا کے apostasia کے ترجمہ کو بہ طور ''برگشتگی'' متعارف کرایا۔ اِس تبدیلی کے لیے کوئی بھی معقول وجہ نہ دی گئی۔

کنگ جیمز ورژن کے ترجمہ کے بعد زیادہ تر انگریزی مترجمین نے کنگ جیمز ورژن اور بیزا کی پیروی کرتے ہوئے apostasia کا ترجمہ بہ طور ''روانگی'' کیا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ apostasia کا دُرست ترجمہ ''جانا'' ہے نہ کہ ''برگشتگی''۔ اِس کے لیے ڈیوی کی کتاب کا مطالعہ نہایت مددگار رہے گا۔ جہاں آپ پولس رسول کے اسم apostasia کے حرفِ تعریف کے ساتھ استعمال کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ یہاں ڈیوی کی کتاب کا اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ ''یونانی زبان میں کسی اسم کے ساتھ حرفِ تعریف لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی، یہ حرفِ تعریف کے استعمال سے واضح ہو جاتا ہے کہ اِس حوالہ میں کسی خاص چیز کا ذکر کیا جا رہا ہے۔۲۔ تھسلنیکیوں ۲:۳ میں لفظ apostasia کو حرفِ تعریف سے پیش کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ پولس رسول تھسلنیکے کی کلیسیا کو کسی خاص روانگی کے بارے میں بتا رہا ہے۔ یہ خاص واقعہ کیا ہے؟ یہ کلیسیا کا اُٹھایا جانا ہے!

اگلے صفحات میں کچھ ابتدائی بائبلوں کے تراجم کو پیش کیا گیا ہے جنہوں نے apostesia کا ترجمہ بہ طور روانگی کیا ہے۔

1384 Wycliffe Bible

The New Testament in Engliſh tranſlated by John Wycliffe

Circa MCCCLXXX

Now firſt printed from a contemporary Manuſcript formerly in the Monaſtery of Sion Middleſex late in the Collection of Lea Wilſon F S A

Printed at Chiſwick by Charles Whittingham for William Pickering Piccadilly London

1384 WYCLIFFE BIBLE
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

departynge

þe ſecounde piſtel to teſſaloniceenſes.

Ferſoþe breþeren we preyen ȝou by þe comynge of oure lorde Jhū crist · & oure congregacion into þe ſame þing: þat ȝee be not mouede ſone fro ȝoure witte · neþer be ȝee agaſt: neþer bi ſpirit · neþer by worde · neþer by epiſtle · as ſente by vs: as þe day of þe lorde be nyȝ · þat no man deceyue ȝou in any maner/ for no but departynge awey (or diſſencion) ſchal come firſte · & þe man of ſynne ſchal be ſchewide · þe ſone of perdicioune þat is aduerſarie & is enhauncide vpon alle þing þat is ſeyde god or þat is worſchipide · ſo þat he ſitte in þe temple (or into þe temple) of god: ſchewynge hymſelf as he be god/ wher ȝee holden not þat ȝit whanne I was at ȝou: I ſeyde þes þingis to ȝou) & nowe what wiþholdiþ ȝee witen: þat he be ſchewide in his tyme forwhy þe myſterie (or pryuete) of wickidneſſe worchiþ nowe oneliþ þat he þat holdiþ nowe · holde: til it be made of þe myddle & þanne þe ilke wickide (man) ſchal be ſchewide: whom þe lorde ihū ſchal ſlee wiþ þe ſpirit of his mouþ: & ſchal diſtruye wiþ þe illumynynge (or ſchynynge) of his comynge Jhū ſchal ſlee hym whos comynge is aftir þe wirchyng of ſathanas · in al vertue · & ſignes & grete wondris lyyng (or falſe) · & in al deceyte of wickidneſſe to hem þat periſchen for þat þei receyueden not þe charite of treuþe: þat þei ſchulden be made ſaaf. þerfore god ſchal ſende to hem a wirchynge of errour þat þei bileue to leeſyng · þat alle be demyde (or dampnyde) þe whiche bileueden not to treuþe: but conſentiden to wickidneſſe. ¶ Forſoþe we owen for to do þankyngis euermore to god for ȝou breþeren louede of god · þat god chees vs prymyſſes (or firſte fruytis) into helþe: in halowynge of ſpirit & feiþ of treuþe/ in þe whiche & he clepide ȝou bi oure goſpel: into getynge of þe glorie of oure lorde Jhū crist and ſo breþeren ſtonde ȝee & holde ȝee þe tradicions (or techyngis) þat ȝee haue lernede oiþer by worde oiþer by oure epiſtel forſoþe oure lorde Jhū criſt hym ſelf & god & oure fadir ·

1384 WYCLIFFE BIBLE- "Departynge first"
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

1526 Tyndale Bible

THE

NEW TESTAMENT

OF OUR

LORD AND SAVIOUR

JESUS CHRIST:

PUBLISHED IN 1526.

BEING THE FIRST TRANSLATION

FROM THE GREEK INTO ENGLISH,

BY THAT EMINENT SCHOLAR AND MARTYR,

WILLIAM TYNDALE.

REPRINTED VERBATIM:

WITH A MEMOIR OF HIS LIFE AND WRITINGS,

BY GEORGE OFFOR.

TOGETHER WITH THE PROCEEDINGS AND CORRESPONDENCE OF HENRY VIII., SIR T. MORE, AND LORD CROMWELL.

LONDON:

SAMUEL BAGSTER, 15, PATERNOSTER ROW:

1526 TYNDALE BIBLE
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

See underlined in red below

The seconde Chapter.

WE beseche you brethren by the commynge of oure lorde Jesu Christ/ and in that we shall assemble vnto hym/ that ye be nott sodenly moved from youre mynde/ and be not troubled/ nether by sprete/ nether by wordes/ nor yet by letter/ which shulde seme to come from vs/ as though the daye of Christ were at honde. Let no man deceave you by eny meanes/ for the lorde commeth not/ excepte there come a departynge fyrst/ and that that synfull man be opened/ the sonne of perdicion which is an adversarie/ and is exalted above all that is called god/ or that is worshipped: so that he shall sitt in temple of god/ and shewe hym silfe as god.

Remember ye not/ that when I was yet with you/ I tolde you these thynges? and now ye knowe what with holdeth: even thatt he myght be vttered at his tyme. For alredy the mistery off iniquytie worketh. Only he that holdeth/ let him nowe holde/ vntill hit be taken out of the waye/ and then shall that wicked be vttered/ whom the lorde shall consume with the sprete off hys mouth/ and shall destroye with the aparence of his commynge/ even hym whose commynge is by the workynge off Satan/ with all lyinge power/ signes/ and wonders: and in all deceavablenes off vnrightewesnes/ amonge them that peryssshe: be cause they have nott receaved the love off the trueth/ thatt they myght have bene saved. And therfore god shall sende them stronge delusion/ that they shulde beleve lyes: thatt all they myght be damned which beleved not the trueth/ but had pleasure in vnrightewesnes.

1526 TYNDALE BIBLE- "a departynge first"
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

1535 Coverdale Bible

1535 COVERDALE BIBLE
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

See under lined in red below

The ij. Chapter.

WE beseke you brethren by the commynge of oure LORDE Iesus Christ, and in that we shal assemble vnto him, that ye be not sodenly moued frō youre mynde, and be not troubled, nether by sprete, nether by wordes, ner yet by letter, which shulde seme to be sent from vs, as though ẏ daye of Christ were at hande. Let noman disceaue you by eny meanes. For the LORDE commeth not, excepte the ‡ departynge come first, and that that Man of synne be opened, euen the sonne of perdicion, which is an aduersary, and is exalted aboue all ẏ is called God or Gods seruyce, so that he sytteth as God in the § temple of God, ‖ and boasteth himselfe to be God

1535 COVERDALE BIBLE- "the departynge come first"
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

1583 Benza Bible
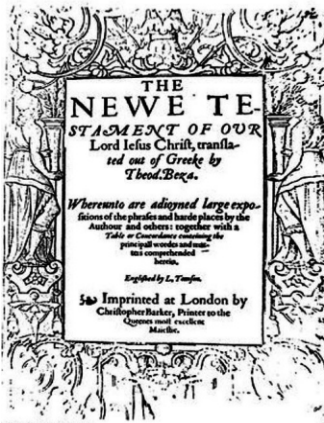
1583 BEZA BIBLE
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

departing

CHAP. II.

1 He sheweth that the day of the Lorde shall not come, till there be a departure from the faith, 3 and that Antichrist be reueiled, 8 whose destruction he setteth out. 15 and thereupon exhorteth to constancie.

NOw [1] we beseech you, brethren, by the comming of our Lorde Jesus Christ, and by our [2] assembling vnto him,

2 [1] That ye be not suddenly moued from [your] minde, nor troubled neither by [b] spirit, nor by [c] word, nor by [d] letter, as [it were] from vs, as though the day of Christ were at hande.

3 Let no man deceiue you by any meanes: [3] for [that day shall not come, except there come a departing first, and that [c] that man of sinne be disclosed, [euen] the sonne of perdition,

4 Which is an aduersarie, and [f] exalteth him selfe against all that is called God, or that is worshipped: [4] so that he doeth sit as

1583 Beza Bible Verse Enlargement Below

CHAP. II.

1 He sheweth that the day of the Lorde shall not come, till there be a departure from the faith, 3 and that Antichrist be reueiled, 8 whose destruction he setteth out. 15 and thereupon exhorteth to constancie.

NOw [1] we beseech you, brethren, by the comming of our Lorde Iesus Christ, and by our [2] assembling vnto him,

2 That ye be not suddenly moued from [your] minde, nor troubled neither by spirit, nor by word, nor by letter, as [it were] from vs, as though the day of Christ were at hande.

3 Let no man deceiue you by any meanes: for [that day shall] not come, except there come a departing first, and that that man of sinne be disclosed, [euen] the sonne of perdition,

4 Which is an aduersarie, and exalteth himselfe against all that is called God, or that is worshipped: so that he doeth sit as

Departing first

1608 Geneva Bible

1608 GENEVA BIBLE
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

See under lined in red below

3 *Let no man deceiue you by any meanes: for that day shall not come, except there come a [c] departing first, and that that [d] man of sinne be disclosed, euen the sonne of [e] perdition,

1608 GENEVA BIBLE- "a departing first"
Courtesy, University of Oklahoma Libraries.
Norman, Oklahoma.

بلاشبہ ،اب ہم سمجھے کہ خُداوند کی کلیسیا کو اُٹھالیا جائے گا یا اُن کو لے لیا جائے گا۔ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ واقعہ کب رونما ہوگا؟ اُٹھائے جانے کے وقت کے متعلق بائبل مقدس میں بیان کی گئی آیات میں سب سے اہم آیت ۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳ کی ہے جہاں یسوع نے پولس رسول کو اُٹھائے جانے کے صحیح وقت کے بارے میں بتایا، یہاں اُس حوالے کا اقتباس کیا جا رہا ہے، ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیوں کہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳)۔یسوع پولس کو بتاتا ہے کہ کلیسیا کے اُٹھائے جانے سے پہلے دو چیزیں ہوں گی۔ پہلے برگشتگی ہوگی، اِس بات پر غور کریں کہ دُوسری چیز کیا ہوگی، مخالفِ مسیح پہلے ظاہر ہوگا۔مخالفِ مسیح اسرائیل اور دُوسرے بہت سے لوگوں سے سات سالہ عہد کرنے کے ۱۲۶۰ دن بعد ظاہر ہوگا۔ میں نے محسوس کیا کہ ۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳ کے بارے میں بہت سے مفسرین کو مشکل پیش آتی ہے، کیوں کہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے سے پہلے کلیسیا کو نہیں اُٹھایا جا سکتا، اِس کا مطلب ہے کہ کلیسیا مصیبت کے ساڑھے تین سال دیکھے گی۔تاہم، یہاں مخالف مسیح کے ظاہر ہونے کے وقت کے بارے میں ایک بات بہت ہی اہم ہے جسے میں آئندہ صفحات میں بیان کروں گا۔

یہ ساڑھے تین سال ہی کیوں ہوگی؟ دانی ایل ۹:۲۷ میں ہمیں بتایا گیا ہے: ''اور وہ ایک ہفتہ کے لیے بہتوں سے عہد قائم کرے گا اور نصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کرے گا اور فصیلوں پر اُجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہوگی''۔خدا نے دانی ایل پر ظاہر کیا کہ جب مخالفِ مسیح آئے گا تو پہلا کام جو وہ کرے گا وہ مقررہ وقت کے لیے ایک عہد کی توثیق ہے۔اگر آپ غور کریں تو دانی ایل ہمیں بتاتا ہے کہ یہ عہد ایک ہفتے کے دورانیہ کے لیے ہوگا۔تاہم، ہفتوں کے لیے استعمال ہونے والا عبرانی لفظ ''shabuwah'' ہے، جس کے لغوی معنی ''سالوں میں سات'' کے ہیں۔دُوسرے لفظوں میں مخالفِ مسیح مصیبت کے سات سالوں کے آغاز میں بہت سے لوگوں سے سات سال کے لیے ایک عہد باندھے گا۔دانی ایل ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ سات سالہ عہد کی تصدیق کے ٹھیک بارہ سو ساٹھ دن بعد مخالفِ مسیح دوبارہ تعمیر شدہ یہودی ہیکل میں جائے گا اور کہے گا کہ وہ خُدا ہے۔یہ عین اُسی وقت ہوگا جب مخالفِ مسیح اپنے حیوان کے نشان کو جاری کرے گا جیسے یہ مکاشفہ کے تیرھویں

باب میں دکھایا گیا ہے۔اگر یہ بارہ سوساٹھ (۱۲۶۰) دن یا ساڑھے تین سال ہمیں مصیبت کے عین وسط میں لے آتے ہیں تو کیا بائبل میں کسی جگہ یسوع نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ نرسنگا بجائے گا اور کلیسیا اُٹھالی جائے گی ؟اِس کا جواب ہے، جی ہاں۔ اِس کے جواب کے لیے میں آپ کو دکھاؤں گا کہ یسوع نے متی ۲۴: ۲۹۔۳۱ میں کیا ظاہر کیا۔ ''اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے۔''
یسوع ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ''اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد'' جب سورج اور چاند تاریک ہوجائیں گے۔ یسوع یہاں کس مصیبت کا ذکر کر رہا ہے؟ سات سالہ مصیبت کے پہلے ساڑھے تین سال جو شیطان کی طرف سے زمین پر آئیں گے۔ یہ بات سمجھنا بہت اہم ہے کہ پہلے ساڑھے تین سال خُدا کی طرف سے غضب کا نزول نہیں ہیں۔ ہم کیسے اِس بات کو جان سکتے ہیں کہ پہلے ساڑھے تین سال کی مصیبت خُدا کی طرف سے نہیں؟ ہم اِس بات کو سات مہروں سے جانتے ہیں جو مسیح نے ہمارے لیے کھولیں۔ یسوع نے متی چوبیسویں باب میں ہمیں بتایا کہ جب سورج اور چاند تاریک ہوجائیں گے تو وہ تب مسیحیوں کو لے جانے کے لیے بلائے گا۔ جب آپ سات مہروں کا مطالعہ کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ سورج اور چاند چھٹی مہر کے فوراً بعد تاریک ہوجائیں گے۔ غور کریں یہ واقعہ مصیبت کے عین وسط میں ہوگا۔ اِس بات پر بھی نہایت احتیاط سے غور کریں کہ چھٹی مہر کے فوراً بعد کیا ہوگا۔ ساتویں مہر کے کھولے جانے کے بعد آسمان پر خاموشی چھا جائے گی۔ پس اگر سورج اور چاند تاریک ہوجائیں گے جیسا کہ یہ متی چوبیسویں باب میں بیان کیا گیا ہے، اور یسوع نے کہا کہ وہ اِن چیزوں کے بعد فوراً اپنے فرشتوں کو بھیجے گا تو یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ آسمان پر یہ آدھے گھنٹے کی خاموشی بالکل وہ وقت ہوسکتا ہے جب یسوع اپنی کلیسیا کو اُٹھالے گا۔ اور پھر ساتویں مہر کے کھلنے اور شیطان کی طرف سے زمین پر ساڑھے تین سالہ مصیبت کے بعد ہر ایک چیز بدل جائے گی اب خُدا کا غضب ناراستوں پر برسنا شروع ہوجائے گا۔ یقیناً یہ وہ غضب ہے جس کے بارے میں خُدا نے کلیسیا سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اِس کا سامنا نہیں کرے گی جیسا یہ رومیوں ۵: ۹ میں بیان کیا گیا ہے جہاں پولس رسول بیان کرتا ہے: ''پس جب ہم

اُس کے خون کے باعث اب راست باز ٹھہرے تو اُس کے وسیلہ سے غضبِ الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے۔'' کیوں کہ یسوع نے ہمیں سورج اور چاند کے تاریک ہونے کے مخصوص نشانات دیئے، یقیناً ہم جانتے ہیں کہ مخالفِ مسیح کا ظاہر ہونا اور سورج اور چاند کا روشنی نہ دینا صرف سات سالہ مصیبت کے وسط میں ہوگا۔ آپ پوری بائبل میں کوئی بھی دُوسری جگہ نہیں دیکھیں گے جہاں چھٹی مہر کے کھلنے سے پہلے سورج اور چاند نے اپنی روشنی کھودی ہو۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ مکاشفہ چھٹے اور آٹھویں باب میں وہی پیغام دیا گیا ہے جو یسوع نے ہمیں متی کے چوبیسویں اور پچیسویں باب میں دیا۔ نیچے دی گئی تصویر میں تیر کا نشان ظاہر کرتا ہے کہ کلیسیا کب اُٹھائی جائے گی۔
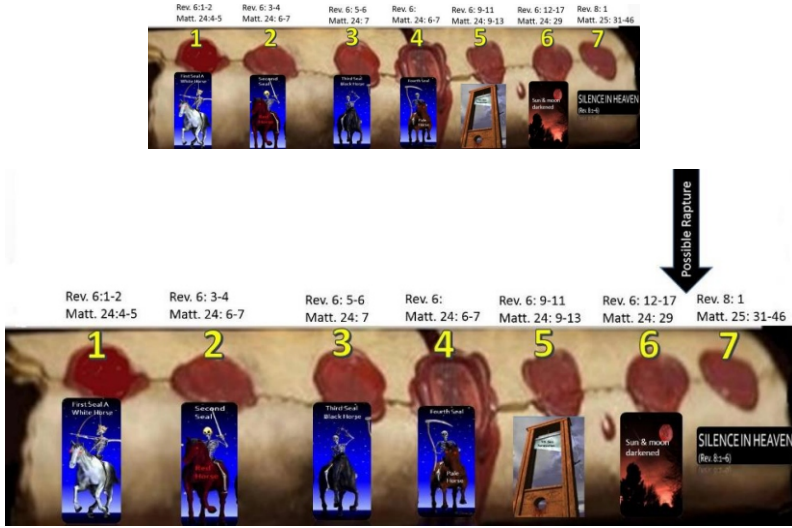
یقیناً ہماری دانست میں چھٹی اور ساتویں مہر کے درمیان کسی وقت کلیسیا اُٹھالی جائے گی، کیوں کہ خُدا کا غضب نازل ہونے سے پہلے ہمیں اُٹھالیا جائے گا۔ مہروں کے بارے میں دُوسری اہم حقیقت یہ ہے کہ یہ خُدا کے غضب کا حصہ نہیں ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو کوئی بھی مہر فرشتوں کے ذریعے نہیں کھولی گئی، تاہم جب مہروں کے بعد خُدا کا غضب نازل ہوگا تو وہ عدالت کے لیے فرشتوں کو استعمال کرتا ہے۔

زیادہ تر لوگ دُوسرے خدام سے بات کرتے ہوئے اور پیشین گوئیوں کی وضاحت کرنے والی ویب سائٹ کو پڑھتے ہوئے ۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳ کونظرانداز کردیتے ہیں، کیوں کہ وہ یہ بیان نہیں کرسکتے کہ پہلی چھ مہروں کے دوران زمین پر کلیسیا کے ساتھ کیا ہوگا؟ درحقیقت، زیادہ تر پاسٹرز مکاشفہ ۳:۱۰ کی طرف اشارہ کریں گے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کریں گے کہ مصیبت کے آغاز میں ہی کلیسیا کو اُٹھالیا جائے گا۔ میں یہاں مکاشفہ ۳:۱۰ کا اقتباس پیش کروں گا ''چوں کہ تونے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اِس لیے میں بھی آزمایش کے اُس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دُنیا پر آنے والا ہے۔'' وہ خدام کہیں گے کہ ''دیکھیں یسوع ہمیں اُس گھڑی سے محفوظ رکھے گا جس کا مطلب ہے کہ ہم جاچکے ہوں گے۔''

کیا آپ نے غور کیا کہ یسوع نے کہا کہ اُس کلیسیا نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا؟ اُس کلیسیا نے کیا برداشت کیا؟ اُس مصیبت کو برداشت کیا جو شیطان آخری دنوں کی کلیسیا پر نازل کرے گا جیسا یہ چھ مہروں میں دیکھا گیا ہے۔ جیسا میں نے کہا چھ مہریں شیطان کی طرف سے آنے والی مصیبت ہیں نہ کہ خُدا کی طرف سے۔ اب اِس بات پر بھی غور کریں کہ ہمارا خُداوند ہمیں کہتا ہے کہ وہ ہمیں اُس گھڑی سے بچائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اِس بات پر غور کریں کہ یسوع متی ۲۴:۲۹ میں ہمیں کیا بتاتا ہے۔ وہ کہتا ہے ''اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد''۔ وہ کن دنوں کے بارے میں بات کررہا ہے؟ یہ مصیبت شیطان کی طرف سے ہے نہ کہ مسیح کی طرف سے۔ جب آپ متی ۲۴:۲۹۔۳۱ کا مطالعہ کریں گے تو یہ آپ پر واضح ہوجائے گا۔ ''اور فوراً اُن دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے۔'' اکتیسویں آیت پر غور کریں اور یہ سوال پوچھیں۔ فرشتے کب نرسنگے کی آواز کے ساتھ آئیں گے؟ اُن نشانوں کے فوراً بعد جو یسوع نے ہمیں انتیسویں آیت میں دیئے: اُن دنوں کی مصیبت کے فوراً بعد ''سورج تاریک ہوجائے گا اور چاند اپنی

روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی''۔ یہ واقعات مصیبت کے درمیان ہوں گے اور جیسے ہی یہ واقعات ہوں گے یسوع اپنی کلیسیا کو بلالے گا۔ اُس وقت برگشتگی ہوگی اور مخالفِ مسیح ظاہر ہوگا اور اب خُدا کا غضب شروع ہو جائے گا۔ خُدا کے غضب کے شروع ہوتے ہی کلیسیا مسیح کے ساتھ اُٹھالی جائے گی۔ جب یسوع واپس آئے گا اُس وقت روشنی نہیں ہوگی جیسا آپ نے انتیسویں آیت میں دیکھا۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ یسوع نے کہا کہ وہ کیسے واپس آئے گا؟ متی ۲۴: ۲۷ پر غور کریں، جہاں لکھا ہے

''کیوں کہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھّم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔''

اِس بات پر غور کریں کہ یسوع ہمیں اِن آیات میں کیا دکھانا چاہتا ہے۔ مصیبت کے وسط میں سب کچھ تاریک ہو جائے گا اور یسوع مسیح بہ طور روشنی واپس آئے گا۔ اگرچہ پوری زمین تاریک ہوگی لیکن اچانک روشنی ہو جائے گی اور ہر کوئی اُسے اپنی کلیسیا کے لیے واپس آتے دیکھے گا۔ جب آپ اِن تمام حوالہ جات کا مطالعہ اکٹھا کریں گے تو سب کچھ واضح ہو جائے گا اور اگر آپ صرف ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳ کے انتباہ کو حذف کر دیں تو اِسے سمجھنا نہایت مشکل ہو جائے گا، یہی وجہ ہے کہ مصیبت سے قبل کلیسیا کے اُٹھائے جانے کو ماننے والے لوگ اِس آیت کے بارے میں کچھ نہیں کہتے کیوں کہ اُن کے پاس اِس کے بارے میں کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اِن واقعات کی طرف اشارہ کریں گے کہ خُدا نے کیسے نوح کو پانی کے طوفان سے اور لوط کو خُدا کے غضب کی آگ سے بچایا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نوح کو کتنی دیر اُن لوگوں کے گناہوں کو برداشت کرنا پڑا اور اُن لوگوں کے درمیان رہنا پڑا جو ناراست اور بدکار تھے؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس سال تک اُن کے درمیان رہا کیوں کہ اُن کو کشتی بنانے میں اتنا ہی وقت لگا۔ ہماری نسل کی طرح نوح کو بھی صبر سے اُن لوگوں کو برداشت کرنا پڑا جب تک خُدا نے اُسے اور اُس کے خاندان کو کشتی میں بند نہ کر دیا۔ چناں چہ، مکاشفہ ۳: ۱۰ میں جہاں یسوع نے کہا، ''چوں کہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اِس لیے میں بھی آزمایش کے وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دُنیا پر آنے والا ہے۔'' آپ کا کیا خیال ہے کہ نوح اُن ناراست لوگوں کے ساتھ خوشی سے رہ رہا تھا؟ جی نہیں! لوط کو ایک لمبے عرصے تک سدوم میں رہنا پڑا اِس سے پہلے کے دو فرشتے آئے اور اُسے اُس شہر میں سے نکال

لیا جہاں خُدا نے آگ اور گندھک کو نازل کیا۔ اِسی بات کو پطرس (۲۔ پطرس۲: ۷۔۸) لوط کے بارے میں بیان کرتا ہے: ''اور راست باز لوط کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دِق تھا رہائی بخشی۔ (چناں چہ وہ راست باز اُن میں رہ کر اُن کے بے شرع کاموں کو دیکھ دیکھ کر اور سن سن کر گویا ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجہ میں کھینچتا تھا)۔'' جب آپ لفظ ''دِق'' کے معنی جاننے کے لیے بائبل کی لغات کو دیکھیں گے تو وہ اِسے ''اذیت، اضطراب، پریشانی اور تکلیف دہ'' کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ کیا ہم اِس سے یہ تصور کر سکتے ہیں کہ نوح اور لوط میں سے کوئی بھی مصیبت سے بچ گیا؟ ہرگز نہیں۔ تاہم جب خُدا کے غضب کا وقت آ پہنچا تو خُدا نے نوح اور لوط کو الگ کر لیا اور یہی چھٹی مہر کے کھلنے کے بعد ہونے والا ہے اور اِس کے فوراً بعد خُدا قدم بڑھائے گا جیسا اُس نے ماضی میں کیا اور مسیحیوں کو آنے والے غضب سے بچا لے گا۔

یہاں اِس کا ماحاصل پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ لوگوں سے مصیبت سے قبل کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو اِس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ اُس بات پر بھی غور کریں جو ہم نے ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳ میں بیان کی ہے۔ آپ جس شخص سے بات کر رہے ہیں وہ آپ کو حوالہ دے سکتا ہے کہ مخالفِ مسیح کا ظہور مصیبت کے آغاز میں ہوگا، لیکن بائبل اِس بارے میں بالکل واضح ہے کہ یہ واقعہ چھٹی مہر کے بعد اُس وقت ہو گا جب سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے۔ اگر یہ باتیں واقعہ نہیں ہوتیں جیسا کہ کلامِ مقدس میں اشارہ کیا گیا ہے تو پھر وہ لوگ کسی ایسی تعلیم کے بارے میں سکھا رہے ہیں جو یسوع نے نہیں سکھائی۔ آئیں اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ کلیسیا کا اُٹھایا جانا نجات کا مسئلہ نہیں لیکن یہ مسیح کے ساتھ ہمیشہ رہنے کا مسئلہ ہے، اِس لیے ہمیں کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے بارے میں بالکل فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔

اِس کے علاوہ بھی کچھ حوالہ جات ہیں جن کو لوگ مصیبت سے پہلے کلیسیا کے اُٹھائے جانے کو ثابت کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اصل امتحان یہ ہے کہ آیا یہ ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۳ سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ آپ سب سے پہلے برگشتگی اور گناہ کے شخص کے ظاہر ہونے کی طرف نہیں جا سکتے۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ اِس باب کے آغاز میں میں نے کہا ''مگر مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کے وقت کے بارے میں ایک چیز بہت اہم ہے جس پر غور کیا جانا چاہیے، میں اُسے یہاں مختصر طور پر بیان کروں گا۔'' جیسا آپ آگے جا کر پڑھیں گے کہ ایک یہودی مرد شادی سے پہلے کے لیے کیا انتظامات کرتا اور شادی کے بعد کیا کچھ کرتا۔

یہودی شادی میں ایک رواج یہ تھا کہ یہودی مرد نرسنگا پھونکتا اور اپنی دلہن کو لینے جاتا۔ یہودی مرد اپنی دلہن کو لے کر سات دن خلوت میں چلا جاتا جہاں وہ دونوں وقت گزارتے۔ جب یسوع اپنی دلہن کلیسیا کو لینے واپس آئے گا، وہ کلیسیا کو سات سال وہاں رکھے گا۔ اگر آپ غور کریں تو یہ من وعن سات سالہ مصیبت کا دورانیہ ہے۔ یسعیاہ ۲۶: ۲۰۔۲۱ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ اِن خلوت خانوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ ''اے میرے لوگو! اپنے خلوت خانوں میں داخل ہو اور اپنے پیچھے دروازے بند کرلو اور اپنے آپ کو تھوڑی دیر تک چھپا رکھو جب تک کہ غضب ٹل نہ جائے۔ کیوں کہ دیکھو خُداوند اپنے مقام سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے باشندوں کو اُن کی بدکرداری کی سزا دے اور زمین اُس خون کو ظاہر کرے گی جو اُس میں ہے اور اپنے مقتولوں کو ہرگز نہ چھپائے گی۔'' اگر آپ بائبل مقدس کا مطالعہ کریں تو آپ غور کریں گے کہ سات کا عدد بائبل مقدس میں بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ شاید یہودی دستور کے مطابق خُداوند ہمیں دکھا رہا ہے کہ دلہن کے ساتھ سات دن خلوت میں رہنا سات سالہ مصیبت کے عرصے کی دُرست عکاسی کر رہا ہو۔ اگر یہ معاملہ ہے تو پھر سات کا عدد مصیبت کے آغاز پر دُرست بیٹھتا ہے۔ اگر خُدا مصیبت کے وسط میں آیا تو اُن سات سالوں میں ساڑھے تین سال گزر چکے ہوں گے۔ جیسا میں نے کہا مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کے وقت کے بارے میں جاننے کے لیے ایک چیز بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ یاد رکھیں، یسوع نے اپنے پیروکاروں کو کہا کہ وہ جاگتے رہیں۔ اگر اُس کے سچے پیروکاروں نے ویسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تو وہ آخری دنوں کے اُن تمام نشانات کے بارے میں جان سکتے ہیں جو یسوع نے ہمیں بتائے ہیں۔ اُن نشانات میں سے ایک سب سے اہم نشان دانی ایل ۹: ۲۷ میں ظاہر کیا گیا ہے جہاں راست باز دیکھیں گے کہ ایک آدمی اسرائیل کے ساتھ سات سالوں کے لیے ایک عہد کی توثیق کرے گا جس سے ہم اِس بات کو جان سکتے ہیں کہ اصل میں مصیبت کا آغاز ہو چکا ہے۔ اِس صورت میں وہ لوگ جو اُس کی سنتے اور اُس کی پیروی کرتے ہیں یقینی طور پر جان جائیں گے مخالفِ مسیح ظاہر ہو چکا ہے کیوں کہ صرف وہی اِس عہد کی توثیق کرتا ہے۔ پس یہ ممکن ہے کہ مصیبت کے آغاز میں ہی یسوع مسیح یہودی دستور کے مطابق نرسنگا پھونکے اور پھر اپنی دلہن کو آسمان پر سات سالوں کے لیے لے کر جانے کے لیے آ جائے۔ آئیں اِس حقیقت کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ صرف وہ لوگ ہی جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے لیے تیار ہیں وہی یسوع کی آمدِ ثانی کا انتظار کر رہے ہیں اور وہی اِن نشانات کو دیکھیں گے۔ زمین پر موجود باقی لوگ تاریکی میں ہوں گے اُس وقت لاکھوں لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ اِس

بارے میں یسوع نے ہمیں انتباہ کیا کہ وہ رات میں چور کی مانند آئے گا اور اُن تمام لوگوں کو نظر آئے گا جو مسیح کے ساتھ جانے کے لیے تیار ہیں۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ کلیسیا اُس وقت اُٹھائی جا سکتی ہے جب مخالفِ مسیح ظاہر ہو گا۔ میں نے مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کو دو چیزوں میں بیان کیا ہے جو یسوع نے پولس کو بتائیں کہ اُن کا ہونا لازم ہے۔ کیا پہلے برگشتگی ہو گی؟ ''کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آنا کیوں کہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی ہلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو'' (۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳)۔ جیسے ہم نے اِس کتاب میں اُن حقائق کا مطالعہ کیا ممکن ہے کہ وہ برگشتگی موجودہ زمانہ میں ہونے والی برگشتگی ہی ہو، ہم پوری دُنیا میں مسیحیت کے زوال کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہم بالکل اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جو نوح کے زمانہ کی نسل کے لوگوں میں تھیں اور جن کا ذکر مسیح نے بھی آخری زمانہ کے دنوں کے بارے میں کیا۔

کلیسیا کا اُٹھایا جانا مسیحیوں کے لیے ایک ایسا دن ہے جس کا وہ لمبے عرصہ سے انتظار کر رہے ہیں، لیکن ہم اُس دن اور اُس گھڑی کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ کب واقع ہو گی۔ ۲۔تھسلنیکیوں ۲:۳ کے مطابق ہمارے پاس ایک ٹائم فریم ہے لیکن اصل میں ہم یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کب آئے گا۔ یسوع نے کہا، ''پس جاگتے رہو کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خُداوند کس دن آئے گا '' (متی ۲۴:۴۲)۔ تاہم، ہم نہیں جانتے کہ یسوع کب زمین پر واپس آئے گا اور بہ طور بادشاہ حکومت کرے گا۔ دانی ایل ۱۲:۱۱ میں قارئین کو بتایا گیا ہے، ''اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اُجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔'' اگر آپ زمین پر ہیں اور مخالفِ مسیح روزانہ کی قربانی کو روکتا ہے، تو پھر اپنا کیلنڈر نکالیں اور ایک ہزار دو سو نوے دن گننا شروع کر دیں، اِس کے بعد یسوع اسرائیل میں کوہِ زیتون پر اپنا قدم رکھے گا۔ کلیسیا کا اُٹھایا جانا اور یسوع کی آمدِ ثانی اکٹھے ہونے والے واقعات ہیں۔ یقیناً یہ پیشین گوئی ابھی تک پوری نہیں ہوئی؛ کلیسیا ابھی تک زمین پر ہے اور یسوع کی جلد واپسی کے تمام نشانات کا تجربہ کر رہی ہے۔ جب تک کلیسیا زمین پر ہے آپ کے پاس موقع ہے کہ آپ یسوع کو بہ طور شخصی نجات دہندہ قبول کریں اور آنے والے اُس غضب سے بچیں جو بڑی مصیبت میں آنے والا ہے جو ساتویں مہر کے بعد شروع ہو گا۔ اگر آپ ابھی یسوع کو قبول کرنے کا فیصلہ نہیں کرتے تو آپ کلیسیا کے ساتھ نہیں اُٹھائے جائیں گے۔ جب کلیسیا اُٹھا لی جائے گی، تو آپ کے پاس یسوع کو قبول کرنے کا آخری موقع ہو گا، تاہم اِس کے لیے آپ کو مسیح کے لیے شہید بننا پڑے گا۔ مصیبت کے دوران آپ خُدا کی بادشاہی میں محض اپنے اعمال کی بنیاد پر داخل ہو سکتے

ہیں۔تاہم، اِس کے لیے بھی آپ کو پہلے یسوع کو پہلے اپنا خُداوند قبول کرنا پڑے گا۔کلیسیا کے اِس اُٹھائے جانے کا زمین پر رہنے والوں کے لیے کیا مطلب ہوگا؟اِس کا محض یہ مطلب ہے کہ ایک دن آنے والا ہے جب اچانک پوری دُنیا سے لاکھوں مسیحی اُٹھا لیے جائیں گے۔

اُس وقت جہاں کہیں بھی ایمان دار ہوں گے یسوع اُنھیں بلائے گا اور وہ ہوا میں اُڑ کر اُس کا استقبال کریں گے۔شاید اُس وقت آپ کار، بس یا جہاز چلا رہے ہوں یا آپ ٹیلی ویژن دیکھ رہے ہوں لیکن آپ جہاں کہیں بھی ہوں آپ اُٹھا لیے جائیں گے۔اُس وقت اچانک پوری دُنیا خوف وہراس میں مبتلا ہو جائے گی۔ ناراست دُنیا یہ جاننے کی کوشش کرے گی کہ دُنیا کے تمام لاپتہ لوگوں کے ساتھ کیا ہوا۔جیسے ہی کلیسیا دُنیا سے اُٹھالی جائے گی، ایک عالمی راہنما منظرِعام پر آئے گا۔یہ راہنما مخالفِ مسیح ہوگا، جب وہ منظرِعام پر آئے گا تو یہ اِس بات کا اشارہ ہوگا کہ خاتمہ شروع ہو گیا ہے۔دُنیا کے لوگ جان جائیں گے کہ کب مصیبت کا آغاز ہوگا کیوں کہ وہ دیکھیں گے کہ مخالفِ مسیح ایک ہفتے یا سات سالوں کے لیے بہت سے لوگوں سے عہد باندھ لے گا۔ یاد رکھیں، نبوت میں ایک ہفتہ سات سالوں کے برابر ہوتا ہے۔یہ آخری ہفتہ یا سات سال دانی ۹:۲۷ کی تکمیل ہوگی۔ہم دانی ایل کی کتاب کے مطابق جانتے ہیں کہ ۴۹۰ سال (ستر ہفتے) تھے جن میں خُدا اسرائیل کے ساتھ اُن کے اعمال کے مطابق پیش آیا۔یقیناً ہم جانتے ہیں کہ ستر ہفتوں یا چار سو نوے سالوں کا آغاز ۴۴۵ ق م میں ہوا۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ستر ہفتوں میں سے اُنہتر ہفتوں کا اختتام ۲ اپریل ۳۲ء کو ہوا، جب یسوع کو صلیب پر مصلوب کر دیا گیا۔اُس وقت خُدا نے اپنی توجہ کلیسیا کی طرف کر لی اور اُس وقت سے رُوح القدس کلیسیا کی راہنمائی کر رہا ہے۔تاہم، جب رُوح القدس کلیسیا کو اُٹھا لے گا تو یہ دانی ایل کی نبوت کے آخری ہفتے کے آغاز کا اشارہ ہوگا۔

یہ آخری ہفتہ جو سات سالوں پر مشتمل ہے وہ ستر ہفتوں یا چار سو نوے سالوں کا خاتمہ ہوگا، جو اسرائیلی قوم کے لیے نبوت کی گئی۔سات سالوں کے آغاز کے ساتھ ہی کلیسیا کو اُٹھا لیا جائے گا جیسا کہ ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۱۔۵۲ اور ۲۔تھسلنیکیوں ۴:۱۶۔۱۸ میں پیشین گوئی کی گئی جو اِس باب کے آغاز میں بیان کیا گیا جس کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ یہ چھٹی مہر کے بعد واقع ہوگا۔دانی ایل کی نبوت کے اُنہتر ہفتوں یا ۴۸۳ سالوں کے بارے میں کیا حقائق ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ کلیسیا کا پہلے ۴۸۳ سالوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور جب آخری سات سالہ مصیبت شروع ہوگی تو ایک بار پھر اِس کا کلیسیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔خُدا نے ہمیں بتایا کہ

یہ وہ وقت ہوگا جب وہ یہودی لوگوں اور اسرائیلی قوم سے پیش آئے گا نا کہ کلیسیا کے ساتھ۔ ''تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر کے لیے ستر ہفتے مقرر کیے گئے'' (دانی ایل ۹:۲۴)۔کوئی بھی شخص جو کلیسیا کے اُٹھائے جانے پر یسوع کے ساتھ نہیں ہوگا زمین پر ہی رہ جائے گا اور خُدا اور مخالفِ مسیح کے مکمل غضب کو برداشت کرے گا جو اِن سات سالوں میں زمین پر حکومت کرے گا۔اُس وقت ہمارے خُداوند کا فضل جاتا رہے گا،اور اُس وقت پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے لیے آسمان پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہوگا کہ وہ یسوع کے لیے اپنی جان دیں یا مصیبت کے اِن سات سالوں کے مکمل عرصہ کو کسی نہ کسی طرح گزار لیں۔ اِن سات سالوں میں زندہ رہنے کے امکانات کے لیے اُن کا دورانیہ کم کیا گیا۔ یسوع نے ہمیں بتایا،''اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا'' (متی ۲۴:۲۲)۔

بائبلی کیلنڈر

یسوع کیوں چاہتا ہے کہ ہم اپنی نگاہیں بائبلی کیلنڈر پر رکھیں؟ اُس کی خواہش ہے کہ جب وہ کلیسیا کو دُنیا میں سے لینے کے لیے آئے تو وہ لوگ تیار ہوں جو اُس کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ اِس بات کو جانا جائے کہ لوگ کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ مسیحی بہ طور دن کیا دیکھ رہے ہیں، لیکن میں یہ کہوں گا کہ بہت سے مسیحی نہیں جانتے کہ اُس کی آمد کے کیا نشانات ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

بہت سے لوگوں نے مجھ سے کہا، ''اِس بات کو جاننے میں وقت کیوں ضائع کیا جائے کہ یسوع کب آ رہا ہے جب کہ اُس نے خود کہا، ''کوئی اُس کے بارے میں نہیں جانتا''۔ میں یہاں متی ۲۴:۳۶ کا حوالہ پیش کرتا ہوں تا کہ آپ اِس بات کو جان جائیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ ''لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔'' اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اِس بات پر غور کریں کہ اصل میں یسوع یہاں یہودی تصورات اور روایات کے متعلق کیا کہہ رہا ہے۔

یہ جملہ ''لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا'' یہودی عید ''روش ہشانہ'' کے لیے استعمال ہونے والا ایک عام عبرانی محاورہ تھا۔ روش ہشانہ یہودی سات عیدوں میں سے ایک ہے اور یہودیوں میں اُسے ''نرسنگوں کی عید'' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ نرسنگوں کی عید موسمِ خزاں میں ہوتی ہے۔ احبار ۲۳ باب میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ عیدیں سالانہ مقرر کی گئیں کہ اُن کو منایا جائے اور یہ تاریخی اور نبوتی دونوں طرح سے خُدا کے منصوبہ کے بارے میں سکھاتی ہیں۔ اِس منصوبہ میں مسیح کی آمد بھی شامل ہے کہ کیسے مسیح اُن سب کو چھڑائے گا جنہوں نے اُسے قبول کیا ہے۔ مختصراً، خُدا ہمیں اپنا بائبلی کیلنڈر دے چکا ہے۔ بائبلی سات عیدوں میں صرف خزاں کی عیدیں ہی پوری ہونی باقی ہیں جن میں روش ہشانہ (جسے نرسنگوں کی عید کے طور پر بھی جانا جاتا ہے) یوم کفارہ اور عید خیام شامل ہیں۔

یہاں میں نرسنگوں کی عید کے متعلق بات کروں گا، کیوں کہ بائبلی کیلنڈر کے مطابق اگلی پوری ہونے والی عید نرسنگوں کی عید ہو گی۔ اِس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آئیں متی ۲۴:۳۶ میں یسوع کی کہی گئی اُس بات کی طرف واپس جاتے ہیں جہاں اُس نے کہا کہ، ''لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔'' اِس

آیت کا تعلق یہودی شادی سے ہے۔ یہودی باپ اِس بات کو یقینی بناتا کہ اُس کے بیٹے نے شادی کی تمام تیاری مکمل کر لی ہے۔ اگر کوئی شخص یہودی دلہا سے پوچھتا کہ ''شادی کب ہے'' تو وہ کہتا، ''میرے باپ سے پوچھو۔ صرف وہی جانتا ہے۔'' یہ یہودیوں کا ایک عام رواج تھا۔ یہ جواب ایک روایتی ردِعمل تھا۔

جب شادی کا وقت آ جاتا، تو دلہا آدھی رات کو بلند آواز اور نرسنگا کی آواز کے ساتھ جاتا تاکہ اُس کی دلہن جان جائے کہ وہ اُسے لینے آ گیا ہے۔ نرسنگوں کی عید یا روش ہشانہ یہودی ثقافتی شہادت کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ تہوار کلیسیا کا اُٹھائے جانے کا مقررہ وقت ہوگا۔ آئیں بہ طور ثبوت میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ یہودی شادی اور یسوع مسیح اور اُس کی دلہن میں پہلے سے ہی تعلق قائم ہے۔

یہودی شادی میں، یہودی عورت مرد کی طرف سے پیش کیے گئے مے کے پیالے کو پی کر اِس بات کا اظہار کرتی کہ وہ اُس کے شادی کے پیغام کو قبول کرتی ہے۔ یسوع نے آخری عشا کے موقع پر کیا کیا؟ یسوع نے آخری عشا کے موقع پر مے کا پیالہ پیش کیا اور جتنوں نے اُسے پیا اُنھوں نے اُس کی دلہن بننا قبول کیا۔ یہودی مرد دلہن کے والدین کو قیمت ادا کرتا۔ اپنی دلہن کے لیے یسوع نے کیا کیا اور اُس نے اُس کی کیا قیمت ادا کی؟ یسوع نے صلیب پر جان دینے سے اپنی دلہن کی قیمت ادا کی۔ یہودی مرد اپنی دلہن کو تحفہ دیا کرتا تھا۔ یسوع مسیح نے اپنی دلہن کلیسیا کو کیا تحفہ دیا؟ یسوع نے ہمیں رُوح القدس کا تحفہ دیا۔

یہودی مرد اپنے اور اپنی دلہن کے لیے جگہ تیار کرتا تاکہ جب اُن کی شادی ہو جائے تو وہ وہاں رہیں۔ کیا آپ کو یوحنا ۱۴:۳ میں یسوع کے کہے ہوئے الفاظ یاد ہیں؟ اُس نے کہا، ''اور اگر میں جا کر تمھارے لیے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔'' یسوع اب اُس جگہ پر ہے۔ وہ اپنی دلہن کلیسیا کے لیے جگہ تیار کر رہا ہے۔ یہودی مرد شادی کے موقع پر لوگوں کے ایک بہت بڑے مجمع کو لے کر آدھی رات کو بلند آواز سے نرسنگا پھونکتے اور للکارتے ہوئے اپنی دلہن کے لیے آتا۔ نرسنگا ایک سینگ ہوتا ہے۔ اب ا۔تھسلنیکیوں ۴:۱۵۔۱۶ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ یسوع نے پولس رسول کو کیا لکھنے کے لیے کہا۔ پولس نے اِس واقعہ کے صحیح وقت کا دو دفعہ ذکر کیا ہے۔ پندرھویں آیت میں وہ کہتا ہے کہ یہ خُداوند کی آمد پر ہوگا، اور سولہویں آیت میں وہ کہتا ہے کہ خُداوند آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُترے گا۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کس وقت اپنی کلیسیا کو لینے آئے گا، یہ بالکل اُسی طرح ہوگا جیسے یہودی دلہا آدھی رات کو اپنی دلہن کے لیے آتا تھا۔ بائبلی کیلنڈر کے مطابق یہ اگلا واقعہ ہوگا

جو نرسنگوں کی عید پر رونما ہوگا۔

یہودی دلہا شادی کے بعد اپنی دلہن کو لے کر سات دن کے لیے خلوت خانہ میں چلا جاتا۔ جب یسوع اپنی دلہن کلیسیا کے لیے آئے گا تو وہ کلیسیا کو سات سال کے لیے آسمان پر لے جائے گا۔ اگر آپ اِس عرصہ پر غور کریں تو یہ سات سالہ مصیبت کی ٹھیک ٹھیک طوالت ہے۔ یسعیاہ ۲۶: ۲۰۔۲۱ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ان خلوت خانوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے۔ ''اے میرے لوگو! اپنے خلوت خانوں میں داخل ہو اور اپنے پیچھے دروازے بند کر لو اور اپنے آپ کو تھوڑی دیر تک چھپا رکھو جب تک کہ غضب ٹل نہ جائے۔ کیوں کہ دیکھو خُداوند اپنے مقام سے چلا آتا ہے تا کہ زمین کے باشندوں کو اُن کی بدکرداری کی سزا دے اور زمین اُس خون کو ظاہر کرے گی جو اُس میں ہے اور اپنے مقتولوں کو ہرگز نہ چھپائے گی۔''

اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وہ خلوت خانے ہیں جہاں یسوع اپنی کلیسیا کو رکھے گا جب تک کہ زمین پر مصیبت کا دُوسرا حصہ وقوع پذیر ہو رہا ہوگا۔ مسیح کی دلہن کلیسیا اِن خوف ناک وقتوں سے محفوظ رہے گی جو مصیبت کے دُوسرے نصف حصہ میں زمین پر آئیں گے۔ جیسے آپ اب دیکھ سکتے ہیں ہر ایک چیز جو یسوع نے کی وہ یہودی شادی کے دستور کے عین مطابق تھی، جس کی بنیاد بائبلی کیلنڈر کے مطابق یہودی عید پر بھی تھی۔

میں دوبارہ پولس کے اُس بیان کی طرف جانا چاہتا ہوں جو اُس نے ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۱۔۴ میں لکھا، جب اُس نے یہ کہا، ''مگر اے بھائیو! اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ وقتوں اور موقعوں کی بابت تم کو کچھ لکھا جائے۔ اِس واسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خُداوند کا دن اِس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔ جس وقت لوگ کہتے ہوں گے کہ سلامتی اور امن ہے اُس وقت اُن پر اِس طرح ناگہاں ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اور وہ ہرگز نہ بچیں گے۔ لیکن تم اے بھائیو! تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کی طرح تم پر آ پڑے۔''

پولس رسول ایک یہودی تھا، وہ یہ جانتا تھا کہ اِن وقتوں کے نشانات یہودی عیدوں کے موقع پر پورے ہوں گے۔ مندرجہ بالا آیت میں پولس صلح اور سلامتی کے نشان کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ قارئین کو بتاتا ہے کہ وہ تاریکی میں نہیں کیوں کہ وہ جاگ رہے ہیں اور اِس بات کو جانتے ہیں کہ یہ واقعات یہودی عید کے دنوں میں واقع ہوں گے۔

جب ہم پیدایش ۱: ۱۴ کا مطالعہ کریں تو وہاں استعمال ہونے والا لفظ ''زمانوں'' عبرانی میں ''مقررہ

وقت'' کے لیے ہے۔ وہ ''زمانے اور موقعے'' جن کے بارے میں پولس بات کر رہا تھا اصل میں یہ وہی دن تھا جب یسوع نرسنگوں کی عید پر واپس آئے گا، جو خزاں میں ہوگی۔ اِس لیے جب پولس نے یہودیوں کو کہا، ''تمہیں لکھنے کی کچھ حاجت نہیں۔'' بحثیت یہودی وہ سمجھتے تھے کہ پولس اصل میں کیا کہہ رہا تھا۔ جب یسوع اپنی عید پر آئے گا تو صرف وہی لوگ اندھیرے میں ہوں گے جو کلامِ مقدس کی تفہیم نہیں رکھتے اور اِن بائبلی معاملات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

مکاشفہ ۳:۳ پر غور کریں۔ اِس آیت میں یسوع سردیس کی کلیسیا سے مخاطب ہے، جو ایک مردہ کلیسیا تھی اور اُسے اپنے کاموں سے توبہ کرنے اور جاگتے رہنے کے لیے کہا گیا۔ غور کریں جب آپ جاگتے نہیں ہوں گے تو کیا ہوگا۔ یہاں میں نے تیسری آیت کے اُس حصہ کا اقتباس کیا ہے: ''تو میں چور کی طرح آ جاؤں گا اور تجھے ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تجھ پر آ پڑوں گا۔'' اِس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ یہاں یسوع ایک مردہ کلیسیا سے بات کر رہا ہے۔ اِس آیت میں یسوع ہمیں کیا دکھا رہا ہے؟ وہ ہمیں دکھا رہا ہے کہ وہ صرف مُردہ کلیسیا میں چور کی طرح آئے گا نا کہ زندہ اور جاگتی ہوئی کلیسیا میں۔ وہ اُن پر ناگہاں نہیں آئے گا۔

مکاشفہ ۳:۱۷-۱۸ میں اب یسوع لودیکیہ کی کلیسیا سے مخاطب ہے۔ یہ ایک اور کلیسیا ہے جو تیار نہیں ہے، یسوع اِس کلیسیا کو نیم گرم کلیسیا کہتا ہے۔ نیم گرم کلیسیا کے ساتھ کیا ہوگا؟ اِس کا جواب یسوع ہمیں مکاشفہ ۳:۱۶ میں دیتا ہے جہاں وہ کہتا ہے، ''پس چوں کہ تو نہ تو گرم ہے نہ سرد بلکہ نیم گرم ہے اِس لیے میں تجھے اپنے منہ سے نکال پھینکنے کو ہوں۔'' اِن آیات پر غور کریں کہ یسوع اُن سے کہتا ہے کہ جاؤ اور سفید پوشاک خرید لو، ''تاکہ تو اُسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اُٹھائے۔'' زیادہ تر لوگ نہیں سمجھتے کہ اصل میں اِس سفید پوشاک کا کیا مطلب ہے۔ میں یہاں آپ کو بتانے کی کوشش کروں گا کہ اصل میں وہ کیا ہے۔

مکاشفہ ۳:۱۸ اِس بات کو سمجھنے کی ایک دُوسری کلید ہے کہ یسوع ہمیں کیا دکھا رہا ہے۔ میں نے یہاں اُس آیت کا اقتباس کیا ہے: ''اِس لیے میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولت مند ہو جائے اور سفید پوشاک لے تاکہ تو اُسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اُٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لیے سرمہ لے تاکہ تو بینا ہو جائے۔''

اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مکاشفہ ۱۶:۱۵ کو مکاشفہ ۳:۱۸ سے جوڑیں۔ جب آپ اِن دونوں آیات کو ملا کر اُن کا مطالعہ کریں گے تو یہ بات آپ پر واضح ہو جائے گی کہ آپ کو اِن آیات کو کیوں ملا کر پڑھنا

چاہیے۔مکاشفہ ۱۶: ۱۵میں لکھا ہے: ''دیکھومیں چور کی طرح آتا ہوں۔مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اوراپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اورلوگ اُس کی برہنگی نہ دیکھیں۔''

آئیں کچھ لمحات کے لیے یہودی روایات کی طرف واپس جاتے ہیں،اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ کیسے یہ تمام چیزیں آپس میں مربوط ہیں۔ یسوع مسیح کے زمانہ میں جب یہودی ہیکل موجودتھی ،سردار کاہن اور پہرے داروں کا سردار ''رات کو چور'' کی اصطلاح سے بہ خوبی واقف تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہیکل میں پہرے کی چوکیاں تھیں جہاں کاہن پہرہ دیا کرتے تھے۔وہ قربان گاہ کی آگ کی حفاظت کرتے تاکہ وہ بجھنے نہ پائے۔ یہ مقدس آگ ہوتی جو قربان گاہ پر جلتی رہتی تھی،اور خُدا کی طرف سے حکم تھا کہ یہ کبھی بھی بجھنے نہ پائے۔کاہن اِس آگ کا دھیان رکھتا تھا۔اگر پہرے داروں کا سردار دوران گشت کاہن کو سوتا ہوا پاتا تو وہ اپنی مشعل لے کر کاہن کی پوشاک کو آگ لگا دیتا۔آگ لگنے کی وجہ سے کاہن جاگ اُٹھتا اور بھاگتا ہوا باہر نکلتا اور جلی ہوئی پوشاک کے اُس حصے کو چاک کردیتا،یوں اُس کی برہنگی ظاہر ہوجاتی تھی۔

اب آپ دیکھیں گے کہ کیسے مکاشفہ ۱۶: ۱۵ اُس بات سے جڑا ہوا ہے جو یسوع نے اُس کلیسیا کے بارے میں کہی جو مردہ تھی۔ جب آپ دوبارہ ۱۔تھسلنیکیوں ۵: ۱۔۴ کی طرف واپس جائیں گے جہاں پولس کہتا ہے، ''اِس واسطےتم آپ خوب جانتے ہو کہ خُداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔'' اب آپ اِس جملے''رات کو چور'' کے مطلب کو جان گئے ہوں گے۔دُوسرے لفظوں میں جب یسوع دوبارہ آئے گا تو اگر اُس نے آپ کو ہیکل کے کاہن کی طرح سوتے پایا،اورآپ جاگتے نہ ہوئے تو آپ کا انجام بھی کاہن کی طرح ہوگا۔آپ بھی اپنی برہنگی اورشرم کی وجہ سے بھاگ رہے ہوں گے کیوں کہ آپ اُس دن کے لیے تیار نہیں تھے۔

اب آئیں متی ۲۵: ۱۔۱۳ پر غور کریں ، اِن آیات میں یسوع کنواریوں کے دو گروہوں کے بارے میں بات کررہا ہے۔ایک گروہ تیار اور بیدار تھا؛ اُنھوں نے اپنے آپ کو دلہا کے استقبال کے لیے تیار کیا تھا۔ یہ اُس کلیسیا کی تصویر ہے جو اپنے باپ کی مرضی کو پورا کررہی ہے۔ یہ بات دوبارہ یہودی شادی سے منسلک ہے کہ جاگتے رہا جائے کیوں کہ خُداوند اپنی دلہن کے لیے آرہا ہے۔ یسوع نے کہا کہ پانچ کنواریاں تیار تھیں اور جب دلہا آیا تو اُن کی کپیوں میں تیل موجود تھا۔ یہاں غور کریں کہ دلہا آدھی رات کو آتا ہے جیسا کہ یہودی دستور تھا۔اورحسب روایت دھوم اور بلند آواز سے للکارتے ہوئے آتا ہے۔ پانچ کنواریاں جو تیار تھیں دلہا کے

ساتھ شادی کے جشن میں چلی گئیں اور دروازہ بند ہو گیا۔ یہ واقعہ کلیسیا کے اُوپر اُٹھائے جانے پر وقوع پذیر ہو گا، جس کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ یہ یہودی ''نرسنگوں کی عید'' کے موقع پر ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہر وقت جاگتے رہنا چاہیے خاص طور پر یہودی عیدوں کے دوران۔

دُوسری پانچ کنواریوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو دلہا کے استقبال کے لیے تیار نہیں تھیں، جب وہ آدھی رات کو آیا؟ یسوع نے ہمیں بتایا کہ وہ تیار نہیں تھیں۔ اُن پانچ کنواریوں کی کپیوں میں تیل نہیں تھا جب دلہا آدھی رات کو آیا۔ پس اُنھیں جانا پڑا کہ وہ اپنے لیے تیل مول لیں۔ تاہم، جب وہ واپس آئیں تو دروازہ بند ہو چکا تھا اور خُداوند نے کہا، ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا۔'' یہ کنواریاں اُن تمام لوگوں کی تصویر ہیں جو تیار نہیں ہوں گے اور دروازے (یسوع) کے باہر رہیں گے۔ یہ پانچ سست کنواریاں اُن لوگوں کی عکاسی کرتی ہیں، جو سات سالہ مصیبت میں سخت دکھ جھیلیں گے، کیوں کہ یہ ہیکل کے اُس کاہن کی مانند ہیں جو سو گیا۔ یہ اُس کاہن کی مانند ہیں جسے پہرے داروں کے سردار نے سوتا پایا جو رات کو چور کی طرح آتا، جس طرح یسوع مسیح تمام مردہ اور نیم گرم کلیسیاؤں پر آجائے گا۔ نتیجتاً اگر آپ نے بھی اپنے آپ کو تیار نہ کیا تو آپ بھی اُس کاہن کی طرح شرمندگی اور برہنگی اُٹھائیں گے۔

اب اُس پیغام پر غور کریں جو ہمیں لوقا ۱۲: ۳۷-۴۷ میں دیانت دار اور بددیانت نوکروں کے بارے میں دیا گیا۔ یہ اچھے نوکروں کے لیے پیغام ہے: ''مبارک ہیں وہ نوکر جن کا مالک آکر اُنھیں جاگتا پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ کمر باندھ کر اُنھیں کھانا کھانے کو بٹھائے گا اور پاس آکر اُن کی خدمت کرے گا۔ اور اگر وہ رات کے دُوسرے پہر میں یا تیسرے پہر میں آکر اُن کو ایسے حال میں پائے تو وہ نوکر مبارک ہیں۔ لیکن یہ جان رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور کس گھڑی آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب لگنے نہ دیتا۔ تم بھی تیار رہو کیوں کہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہو گا ابنِ آدم آجائے گا۔'' لوقا ۱۲: ۴۱-۴۷ میں اب یسوع اُن بددیانت نوکروں کے بارے میں بات کرتا ہے جو باپ کی مرضی کو پورا نہیں کر رہے؛ وہ رات میں چور کے لیے جاگ نہیں رہے تھے۔ ''تو اُس نوکر کا مالک ایسے دن کہ وہ اُس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور ایسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آموجود ہو گا اور خوب کوڑے لگا کر اُسے بے ایمانوں میں شامل کرے گا۔''

اگلی آیت (۴۷) ہمیں بتاتی ہے کہ، ''اور وہ نوکر جس نے اپنے مالک کی مرضی جان لی اور تیاری نہ کی نہ اُس کی مرضی کے موافق عمل کیا بہت مار کھائے گا۔'' اب میں آپ سے پوچھتا ہوں؛ کیا آپ اُن نام نہاد ایمان

داروں میں سے تو نہیں جو آج مسیح میں قائم نہیں، اور نہ ہی باپ کی مرضی کو پورا کر رہے ہیں؟ ہم اِس حقیقت کو جانتے ہیں کہ دُنیا میں لاکھوں لوگ ایسے ہیں جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ باپ کی مرضی کو پورا نہیں کر رہے۔ مسیحیوں کی یہ جماعت نہ تو باپ کی مرضی پر عمل کر رہی ہے اور نہ ہی جیسا یسوع نے کہا وہ اُس کی آمد کے لیے جاگ رہی ہے۔ جن لوگوں کے بارے میں ہم نے یہاں بات کی اُنھوں نے اُس کی مرضی کو جان لیا مگر اُس پر عمل نہیں کیا۔

لوقا ۱۲:۴۱ میں پطرس یسوع سے پوچھتا ہے کہ، ''اے خُداوند تو یہ تمثیل ہم ہی سے کہتا ہے یا سب سے؟'' اِس سوال کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ بددیانت نوکر کون ہے؟ یسوع نے پطرس کو جواب دیا کہ بُرے نوکر وہ ہیں جو باپ کی مرضی پر عمل نہیں کرتے۔ ایک بار پھر ہم لوگوں کے ایک گروہ کو دو حصوں میں تقسیم ہوتے دیکھتے ہیں۔ یہ گروہ دس کنواریوں پر مشتمل تھا، پانچ عقل مند کنواریاں تھیں جو تیار اور بیدار تھیں، اور باقی پانچ سست اور تیار نہیں تھیں جب دلہا آدھی رات کو آیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ اچھے نوکر بیدار اور باپ کی مرضی کو پورا کر رہے ہیں، وہ بددیانت نوکروں کے مقابلے میں مبارک ہوں گے، جو خُدا کی مرضی کو جانتے ہیں لیکن اُس پر عمل نہیں کر رہے، وہ تیار اور بیدار نہیں اُن کو مار کھانی پڑے گی۔

''نرسنگوں کی عید'' کے بارے میں ایک دُوسری حقیقت جسے یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ: کوئی بھی اُس دن کے وقت کے بارے میں نہیں جانتا کیوں کہ نرسنگوں کی عید نئے چاند کے نظر آنے سے شروع ہوتی ہے۔ یہاں میں اِس بات کی وضاحت کرتا جاؤں کہ جس مہینے نرسنگوں کی عید ہونی ہوتی اُس مہینے کی تیس تاریخ کو صدرِعدالت کے اراکین یروشلیم کے صحن میں جمع ہوتے جہاں وہ دو معتبر گواہوں کی گواہی کا انتظار کرتے۔ یہ دو گواہ اِس بات کی تصدیق کرتے کہ اُنھوں نے چاند دیکھا ہے۔ نئے چاند کی تصدیق کے بعد صدرِعدالت کے اراکین کو اجازت ہوتی کہ وہ نئے چاند کی تقدیس کریں۔ اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ نرسنگوں کی عید شروع ہوگئی ہے۔

نئے چاند کو پہلے دن دیکھنا بہت مشکل ہوتا کیوں کہ یہ صرف غروب آفتاب کے وقت سورج کے قریب نظر آتا، جب سورج مغرب کی جانب جا رہا ہوتا۔ پس نہایت چھوٹے اور باریک چاند کو جو سورج کے قریب ہوتا دیکھنا بہت مشکل ہوتا۔ اگر نیا چاند تیس کو دکھائی نہ دیتا تو پھر اکتیس تاریخ کو خود بخود نیا چاند منایا جاتا۔ اِس وجہ سے نرسنگوں کی عید ہمیشہ دو دن منائی جاتی تھی۔ اِن دو دنوں کو اڑتالیس (۴۸) گھنٹوں کے ایک دن کے طور پر منایا جاتا۔ اِس کو دو دن منانے کی وجہ یہ تھی کہ اگر وہ جشن کو شروع کرنے سے پہلے گواہوں اور نئے چاند کی

تقدیس کا انتظار کرتے تو وہ آدھے جشن کو کھو دیتے کیوں کہ نئے چاند کی تقدیس صرف دن کی روشنی میں ہی کی جاتی ۔جیسے پولس نے بیان کیا، ہم وقتوں اور موقعوں کے بارے میں جانتے ہیں ،لیکن جیسے ہم نے متی ۲۴:۳۲۔۳۶ میں دیکھا ہم اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت نہیں جانتے۔

یہودی عیدوں میں نرسنگوں کی عید واحد عید ہے جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ یہ کب ہوتی ہے، کیوں کہ ہمیں اِس بات کا علم نہیں ہوتا کہ چاند کب نکلے گا۔ پس ہمیں جاگتے اور بیدار رہنا ہے۔ جب یسوع نے کہا کہ اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا جیسے یہ متی ۲۴:۳۶ میں درج کیا گیا ہے،تو وہ نرسنگوں کی عید کے بارے میں بات کر رہا تھا، کیوں کہ اُس کی آمد لازماً نرسنگوں کی عید کے موقع پر ہوگی ، کیوں کہ یہودی نہیں جانتے تھے کہ کب پورا چاند دکھائی دے گا۔ اِس لیے وہ اِس عید کو دو دن مناتے ۔آج بھی کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ کلیسیا کب اُٹھائی جائے گی کیوں کہ یہ اڑتالیس گھنٹوں کے دورانیہ میں کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔

جیسا ہم نے اِس باب کے شروع میں دیکھا ،نرسنگوں کی عید پر یسوع اپنی دلہن کلیسیا کو لینے واپس آجائے گا۔ یہ دن اُس کلیسیا پر نا گہانی نہیں جو باپ کی مرضی کو پورا کر رہی ہے۔ یہ کلیسیا اپنے مالک کی واپسی کے لیے جاگ رہی ہے۔ پولس ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۱۔۵۳ میں کلیسیا کے اِس اُٹھائے جانے کے بارے میں بات کرتا ہے، وہاں وہ کہتا ہے،'' دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں ۔ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔اور یہ ایک دم میں ۔ایک پل میں ۔ پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا کیوں کہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیوں کہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔''

مستقبل قریب میں یسوع کسی وقت آسمان سے آئے گا اور اپنی دلہن کو اپنے پاس بلائے گا، بالکل یہودی شادی کی طرح۔ ہم جو اُس کی دلہن ہیں اور تیار اور بیدار ہیں جسمانی بدن سے جلالی بدن میں بدل جائیں گے۔ اِس نکتہ پر ہمیں اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے، جب یسوع آئے گا تو ہم کس گروہ میں شامل ہوں گے؟ کیا ہم عقل مند کنواریوں میں شامل ہیں جو خُداوند سے ملنے کے لیے تیار ہیں؟ کیا آپ اُس کی آمد کے لیے بیدار ہیں؟ یا آپ اُن پانچ کنواریوں کی مانند ہیں جو تیار نہیں اور اُن کی کپیوں میں تیل نہیں ہے؟ کیا آپ اُن دیانت دار نوکروں کی مانند ہیں، جب یسوع آئے گا تو وہ اُنھیں جاگتا اور اُس کی واپسی کے لیے انتظار کرتا

پائے گا؟ یا آپ اُن بددیانت نوکروں کی مانند ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسیحی ہیں لیکن جب مالک اپنی دلہن کو لینے آئے گا تو اُن کو باپ کی مرضی پر عمل کرتا نہیں پائے گا۔ کلیسیا جاگو! فیصلہ کرو کہ آپ نے کس گروہ میں شامل ہونا ہے، آپ نے نور میں ہونا ہے یا تاریکی میں۔ اگر آپ مسیحی نہیں ہیں، تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ جاگیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں، تاکہ آپ آنے والے غضب سے بچ سکیں اور یسوع مسیح آپ کو راست بازوں میں شمار کرے۔

۲۰۲۲ء میں موسمِ خزاں کی یہودی عیدوں کی تاریخیں

Rosh Hashanah
Begins sunset of **Sunday, September 25, 2022**
Ends nightfall of **Tuesday, September 27, 2022**

Yom Kippur
Begins sunset of **Tuesday, October 4, 2022**
Ends nightfall of **Wednesday, October 5, 2022**

Sukkot
Begins sunset of **Sunday, October 9, 2022**
Ends nightfall of **Sunday, October 16, 2022**

یہودیوں کی سات عیدیں ہیں۔ پہلی چار عیدیں موسم بہار میں ہوتی ہیں۔ بہار کی یہ عیدیں یسوع مسیح کی پہلی آمد میں پوری ہو چکی ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اگلی تین عیدیں خُداوند یسوع مسیح کی دُوسری آمد میں پوری ہوں گی۔ اگلی عید جو پوری ہوگی وہ ''نرسنگوں کی عید'' ہوگی۔

یسوع نے کیسے پہلی چار عیدوں کو پورا کیا؟ جب آپ خروج ۱۲:۱۔۶ کا مطالعہ کریں گے، تو آپ دیکھیں گے کہ یہودی ایک برّہ لیتے اور وہ اُس برّہ کو فسح پر ذبح کرنے سے چار دن پہلے اُس کا معائنہ کرتے اور اُسے رکھ چھوڑتے۔ جب یسوع گدھے پر بیٹھ کر یروشلیم میں گیا تو اُس نے اِس بات کو مکمل طور پر اپنی ذات میں پورا کیا۔ مسیحی لوگ اُس دن کو کھجوروں کے اتوار کے طور پر جانتے ہیں۔ اُس دن کے بعد اگلے چار دن یہودی مذہبی راہنما اور سردار یسوع پر نظر رکھے رہے۔ یسوع بے عیب برّہ تھا! اُس نے برّہ کے انتخاب کے اِس دن کو نیسان کی دسویں تاریخ کو پورا کیا، جو دراصل ہفتہ یعنی سبت کا دن تھا۔ یسوع یروشلیم میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور اُس نے زکریاہ ۹:۹ کی پیشین گوئی کو پورا کیا۔ متی ۲۱:۱۔۱۰ میں ہمیں اِس واقعہ کی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔
آئیں خروج ۱۲:۱۔۶ کا مطالعہ کرتے ہیں:

''پھر خُداوند نے ملکِ مصر میں موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ یہ مہینہ تمہارے لیے مہینوں کا شروع اور سال کا پہلا مہینہ ہو۔ پس اسرائیلیوں کی ساری جماعت سے یہ کہہ دو کہ اِسی مہینے کے دسویں دن ہر شخص اپنے آبائی خاندان کے مطابق گھر پیچھے ایک برّہ لے۔ اور اگر کسی کے گھرانے میں برّہ کو کھانے کے لیے آدمی کم ہوں تو وہ اور اُس کا ہمسایہ جو اُس کے گھر کے برابر رہتا ہو دونوں مل کر نفری کے شمار کے موافق ایک برّہ لے رکھیں۔ تم ہر ایک آدمی کے کھانے کی مقدار کے مطابق برّہ کا حساب لگانا۔ تمہارا برّہ بے عیب اور یکسالہ نر ہو اور ایسا بچہ یا تو بھیڑوں میں سے چن کر لینا یا بکریوں میں سے۔ اور تم اُسے اِس مہینے کی چودھویں تک رکھ چھوڑنا اور اسرائیلیوں کے قبیلوں کی ساری جماعت شام کو اُسے ذبح کرے۔''

بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ نیسان کی دسویں تاریخ کو صحائف کی تکمیل میں یسوع فسح کا وہ کامل برّہ تھا۔ یوحنا رسول ہمیں تین مختلف جگہوں پر بتاتا ہے کہ یقیناً یسوع ''خُدا کا برّہ'' ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔ یوحنا ۱:۲۹ کا مطالعہ کریں۔ ''دُوسرے دن اُس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔''

مکاشفہ ۵:۶ میں لکھا ہے: ''اور میں نے اُس تخت اور چاروں جان داروں اور اُن بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک برّہ کھڑا دیکھا۔ اُس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خُدا کی ساتوں رُوحیں ہیں جو تمام رُوی زمین پر بھیجی گئی ہیں۔'' ''اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خُدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کی طرف سے۔'' (مکاشفہ ۷:۱۰)

یہاں اسرائیلی ساتوں عیدوں کی نبوتی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے:

۱۔ فسح (احبار ۲۳:۵): یہ عید مسیح کو بہ طور ہمارا فسح کا برّہ ظاہر کرتی ہے جس نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنا خون بہایا۔ یسوع کو فسح کی تیاری کے دن عین اُس وقت مصلوب کیا گیا جب فسح کا برّہ ذبح کیا جاتا تھا۔

۲۔ بے خمیری روٹیوں کی عید (احبار ۲۳:۶): یہ عید مسیح کی بے گناہ زندگی کو ظاہر کرتی ہے (بائبل میں خمیر کو بہ طور گناہ ظاہر کیا جاتا ہے)، اور وہ ہمارے گناہوں کی کامل قربانی ہے۔ یسوع کی لاش اِس عید کے پہلے دنوں میں قبر میں تھی، جیسے گندم کا دانہ لگایا گیا اور وہ بہ طور زندگی کی روٹی پھٹنے کے لیے انتظار کر رہا ہے۔

۳۔ پہلے پھلوں کی عید (احبار۲۳:۱۰): یہ عید مسیح کے جی اُٹھنے کو بہ طور راست بازوں کے پہلے پھل ظاہر کرتی ہے۔ یسوع اُسی دن مُردوں میں سے جی اُٹھا، جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پولس ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۰ میں اُسے بہ طور ''پہلا پھل'' بیان کرتا ہے۔

۴۔ہفتوں کی عید (احبار۲۳:۱۶): یہ عید بے خمیری روٹیوں کی عید کے آغاز کے پچاس دن بعد ہوتی، یہ عید رُوحوں کی اُس عظیم فصل اور یہودیوں اور غیر اقوام کے لیے رُوح القدس کی نعمت کو ظاہر کرتی ہے جو کلیسیائی دور میں خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گے (اعمال۲ کا مطالعہ کریں)۔ کلیسیا دراصل اِس دن قائم کی گئی جب خُدا نے اپنے رُوح القدس کو نازل کیا اور تین ہزار یہودی پطرس کے وعظ کے درِعمل میں خوش خبری پر ایمان لائے۔
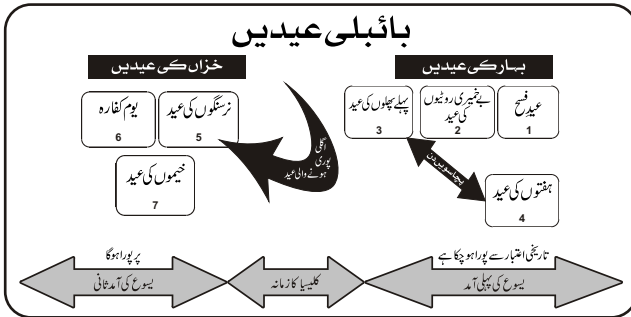
۵۔نرسنگوں کی عید (احبار۲۳:۲۴): یہ موسم خزاں کی پہلی عید ہے۔ بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ دن کلیسیا کے اُٹھائے جانے کو ظاہر کرتا ہے جب یسوع مسیح آسمان پر اپنی دلہن کلیسیا کو لینے آئے گا۔ کلامِ مقدس میں کلیسیا کے اُٹھائے جانے کو ہمیشہ نرسنگے کے پھونکے جانے سے منسوب کیا جاتا ہے (۱۔تھسلنیکیوں۴:۱۳۔۱۸؛ ۱۔کرنتھیوں۱۵:۵۲)۔

۶۔یومِ کفارہ (احبار۲۳:۲۷): بہت سے لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ نبوتی طور یہ عید یسوع مسیح کی دُوسری آمد کو ظاہر کرتی ہے جب وہ زمین پر واپس آئے گا۔ یہ یہودیوں کے بقیہ کے لیے کفارہ کا دن ہوگا جب وہ ''اُس پر جس کو اُنھوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے،'' وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اُس کو اپنا مسیحا قبول کرلیں گے (زکریاہ۱۲:۱۰؛ رومیوں۱۱:۱۔۶، ۲۵۔۳۶)۔

۷۔ خیموں کی عید (احبار۲۳:۳۴): بہت سے علما کا خیال ہے کہ عید کا یہ دن خُداوند کے وعدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جب وہ پوری دُنیا پر حکومت کرنے کے لیے دوبارہ آئے گا تو وہ ایک بار پھر اپنے لوگوں کے ساتھ سکونت کرے گا (میکاہ۴:۱۔۷)۔ جیسے میں نے کہا کوئی بھی اِس بارے میں نہیں جانتا کہ اسرائیلی نئ تعمیرات ایک دُوسری جنگ کو شروع کر دیں گی جو اُن آخری دنوں کی حتمی پیشین گوئیوں کو شروع کر سکتی ہیں۔ اگر PLO اسرائیل کی نئ تعمیرات پر حملہ کرتا ہے جسے وہ ''اپنی زمین'' کہتے ہیں، تو ہم زبور۸۳ کی جنگ چھڑتی دیکھ سکتے ہیں، کیا کوئی حتمی طور پر اِس بارے میں کچھ کہہ سکتا ہے؟ کیا ہم اُس وقت اُٹھائے جا سکتے ہیں؟ صرف یسوع اِس بارے میں جانتا ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ کہہ سکتا ہوں: جب بھی خُداوند ہمیں اُٹھائے گا میں تیار ہوں گا۔ آپ اِس بارے میں کیا کہیں گے؟ پس آئیں امن اور حفاظت کی پیشین گوئی کی طرف واپس جاتے ہیں۔

کوئی بھی رات میں چور کی طرح اندھیرے میں نہیں پکڑا جائے گا۔ موسم خزاں کی عیدوں پر دھیان دیں اور خاص طور پر نرسنگوں کی عید کے دوران چوکس رہیں، جیسا ہم جانتے ہیں کہ خُداوند کا اپنی دلہن کو لینے آنا دُور نہیں۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ مسیح کے لیے کیا جانے والا یہ کام اُس کی آمد سے پہلے آپ کا نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج کرنے کا سبب بنے۔

مجھے خوشی ہے کہ مجھے زمین پر بھیجا گیا، مجھے اِس بات کی بھی خوشی ہے کہ یسوع نے مجھے اپنے جنگ جوؤں کی راہنمائی کرنے کے لیے چنا، جو اُس کے لیے آگ میں ہیں اور شیطان کی نام نہاد قوتوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ میں نے شیطانی قوتوں کو نام نہاد کہا کیوں کہ مسیح مجھ میں ہے، مجھے خُدا کے فرشتوں تک رسائی حاصل ہے۔ شیطان ایک شیر کی مانند ہے جس کے دانت نہیں اور اُس کے مسوڑھے زخمی ہیں۔ وہ شیر کی طرح گرج سکتا ہے، لیکن میرے اندر یہوداہ کا حقیقی شیر ببر رہتا ہے۔ جب میں اپنے مسیح کے دشمن کو بھاگنے کا حکم دیتا ہوں، تو مجھ میں خود مسیح گرجتا ہے۔ یسوع نے ہمیں اپنی قوت دی اور ہمیں خوف سے آزاد کرایا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے کیوں کہ یہ مسیح کے اپنے الفاظ ہیں۔ ''اے بچو! تم خُدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیوں کہ جو تم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے (۱۔یوحنا۴:۴)۔

میرے بھائیو اور بہنو، کیا تم اِس پر ایمان رکھتے ہو؟ میں مسیح کے اُن ہتھیاروں کو لینے میں آپ کی مدد

کروں گا جو اُس نے اس جنگ کو لڑنے کے لیے آپ کو دیئے ہیں، آئیں، میرے ساتھ مل کر صف بندی کریں تا کہ ہم اگلی صفوں میں مسیح کے ساتھ اپنی دُرست جگہ پر ہوں۔ آپ کی محبت، مہربانی اور سخاوت کے ہتھیار مسیح کے ہتھیار ہیں۔ آپ کی طاقت ہمارے بادشاہ کے الفاظ ہوں گے۔ مسیح میں آپ کی راست بازی آپ کے دشمن کو اندھا کر دے گی، اور آپ کی دُعائیں آپ کے دشمنوں کو آپ تک پہنچنے سے پہلے نہتا کر دیں گی۔ اِس بات پر غور کریں کہ خُدا کی بادشاہی کے لیے رُوحوں کو جیتنے کے لیے وقت بہت کم ہے۔ کلیسیا، یہ وقت نیند سے جاگنے کا ہے کیوں کہ آخری وقت آ پہنچا ہے۔ وہ نور جو مسیح نے اپنے دم سے آپ کے اندر رکھا ہے اُسے روشن کریں، اور اِس بات کو جانیں کہ آپ بادشاہ کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اب نکلیں، اور دُنیا کو خوش خبری کا پیغام سنائیں اور بتائیں کہ خُدا کی بادشاہی آ گئی ہے۔ دُنیا کو اپنا مسیح دکھائیں جو آپ کے اندر بستا ہے، اِس بات سے مت ڈریں کہ برگشتگی آنے والی ہے اور بہت جلد آپ جو مسیح سے محبت رکھتے ہیں جی اُٹھیں گے۔

شیطان کو موقع نہ دیں کہ وہ آپ کے اندر خُداوند کی خوشی کو چھین سکے۔ یسوع نے اپنے ماننے والوں سے سلامتی اور خوشی کا وعدہ کیا ہے۔ اگر آپ خُداوند کے فضل میں چلتے ہیں، تو وہ آپ کو سکون دے گا اور آپ کو اُن چیزوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جو بہت جلد زمین پر آنے والی ہیں۔ ''ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے خُدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ اُمید کے لیے نئے سرے سے پیدا کیا۔ تا کہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ وہ تمہارے واسطے (جو خُدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلہ سے اُس نجات کے لیے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے حفاظت کیے جاتے ہو) آسمان پر محفوظ ہے۔ اِس سبب سے تم خوشی مناتے ہو۔ اگر چہ اب چند روز کے لیے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ اور یہ اِس لیے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور جلال اور عزت کا باعث ٹھہرے۔ اُس سے تم بے دیکھے محبت رکھتے ہو اور اگر چہ اِس وقت اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر ایمان لا کر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔ اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی رُوحوں کی نجات حاصل کرتے ہو۔'' (۱۔پطرس ۱:۳۔۹)

سب سے بڑھ کر یہ کہ فکر نہ کرو۔ خُدا وعدہ کرتا ہے کہ راست باز چھڑائے جائیں گے، یہ نہیں کہ ہم راست باز ہیں بلکہ ''جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا

کی راست بازی ہو جائیں'' (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۱)۔میں مسیح میں ''خُدا کی راست بازی'' بننے کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ بالکل واضح ہے: ''دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔دیکھو یہ نجات کا دن ہے'' (۲۔کرنتھیوں ۶:۲)۔ اُس پر ایمان رکھیں۔وہ لوگ جو مسلسل یسوع کو ردّ کرتے ہیں اُن کے لیے کہا گیا ہے: ''تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیوں کر بچ سکتے ہیں؟'' (عبرانیوں ۲:۳) اِس پوری کتاب میں میں نے آپ کو یہ دکھانے کی کوشش کی کہ خاتمہ قریب ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جس کی منادی کرنے کے لیے مجھے کہا گیا تھا۔ یسوع جلد واپس آئے گا، بہت زیادہ وقت باقی نہیں ۔جیسا یسوع نے کہا، ''میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا'' (یوحنا ۳:۳)۔

آپ کیسے نئے سرے سے پیدا ہو سکتے ہیں؟

۱۔نجات کی اپنی ضرورت کو تسلیم کریں: ''اِس لیے کہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں (رومیوں ۳:۲۳)۔''اے خُدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر۔'' (لوقا ۱۸:۱۳)۔

۲۔گناہ سے توبہ کریں، ناراستی سے باز آئیں اور خُدا کی طرف رجوع لائیں: ''اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے (لوقا ۱۳:۳)۔''پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں'' (اعمال ۳:۱۹)۔

۳۔ایمان رکھیں کہ خُدا آپ کو بچانا چاہتا ہے: ''کیوں کہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے'' (یوحنا ۳:۱۶)۔

۴۔یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کریں: ''وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنھیں خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنھیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں'' (یوحنا ۱:۱۱۔۱۲)۔

۵۔اقرار کریں کہ یسوع خُداوند ہے: ''کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔کیوں کہ

راست بازی کے لیے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لیے اقرار منہ سے کیا جا تا ہے‘‘(رومیوں۱۰:۹۔۱۰)۔

۶۔رُوح القدس کوموقع دیں کہ وہ آپ کے اندر کام کرے۔ وہ تمام سچائی کی طرف آپ کی راہنمائی کرے گا اور آپ کو گناہ گار ٹھہرائے گا، تا کہ آپ کو گناہ پر غلبہ حاصل ہو: ’’ہے تو ہر طرح کی ناراستی گناہ مگر ایسا گناہ بھی ہے جس کا نتیجہ موت نہیں۔ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی حفاظت وہ کرتا ہے تو خُدا سے پیدا ہوا اور وہ شریر اُسے چھونے نہیں پا تا‘‘ (۱۔یوحنا۵:۱۷۔۱۸)۔

یسوع نے صلیب پر ہمارے تمام گناہوں کی قیمت ادا کر دی ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے مفت تحفہ ہے جو اُسے قبول کرتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِسے’’انجیل کی خوش خبری‘‘ کہا جا تا ہے۔’’اُنھوں نے کہا خُداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا‘‘(اعمال۱۶:۳۱)۔’’جو(یسوع) گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں‘‘(۲۔کرنتھیوں۵:۲۱)۔کون سی چیز آپ کو نوح کی نسل کے لوگوں سے مختلف بناتی ہے؟ لوگوں کو متنبہ کیا گیا کہ پانی کا بہت بڑا طوفان آنے والا ہے، لیکن اُنھوں نے اُس پیغام پر یقین نہ کیا۔آخر کار وہ سب اُس طوفان میں بہہ گئے۔کشتی پانی کے ساتھ ہی اُوپر اُٹھتی گئی۔ اگر چہ لوگوں نے اُس کشتی میں پناہ لینے کی کوشش کی لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ یسوع آپ کو اپنی آمد ثانی کے بارے میں بتا چکا ہے۔نوح کے زمانہ کی نسل کی طرح کیا آپ اُس کے پیغام پر دھیان دیں گے یا انتظار کریں گے کہ کشتی میں جانے میں بہت دیر ہو جائے؟ موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لیے یسوع وہ کشتی ہے۔کوئی بھی جو اُس کے دروازے پر دستک دے گا اور اندر آنے کی درخواست کرے گا وہ آنے والے غضب سے نجات پائے گا۔ یہ انتباہ ہم سب کے لیے خُدا کی طرف سے اُس کی حقیقی محبت کا اظہار ہے، اور آپ بھی اِس میں شامل ہیں۔

Art work by Duncan Long

آخر میں میں آپ کو چند مثالیں دُوں گا اور دکھاؤں گا کہ کیسے خُدا اپنی پیشین گوئیوں کو عین وقت پر پورا کرتا ہے اور ایسا کرنے سے اُس نے ظاہر کیا کہ اُس کے کلام پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ خُدا نے ہمیں اُن واقعات کے وقتوں کے بارے میں آگاہ کیا جو مستقبل میں ہونے والے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو مثالیں ہمیں ۲۵۰۰ سال پہلے دی گئیں۔ حزقی ایل ۴:۴۔۸ میں خُدا نے نبی سے کہا کہ اسرائیل کے گناہوں کے لیے ۳۹۰ دن بائیں کروٹ لیٹ جا۔ خُدا نے اُسے کہا کہ جب وہ لیٹے گا تو اُس کا ہر دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ لہٰذا ۳۹۰ دن ۳۹۰ سالوں کے برابر ہیں۔ پھر خُداوند نے اُسے کہا کہ وہ یہوداہ کے گناہوں کے لیے اپنی داہنی کروٹ لیٹ جائے، اب بھی ہر دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ حزقی ایل اپنی داہنی اور بائیں کروٹ کل ۴۳۰ دن تک لیٹا رہا، ان ۴۳۰ دنوں کا مطلب ۴۳۰ سال ہیں۔ لوقا ۲۱: ۲۰ میں یسوع اسرائیل کی بربادی کا ذکر کرتا ہے، چوبیسویں آیت میں وہ اُس وقت کے بارے میں بتاتا ہے جب اسرائیل کو اسیر کر لیا جائے گا۔ اِن دونوں حوالوں کا بہ غور مطالعہ کریں اور آپ دیکھیں گے کہ کیسے یہ دونوں حوالہ جات آپس میں مطابقت رکھتے ہیں۔ اسرائیل کے خُدا کے خلاف گناہوں کی وجہ سے اُسے ۴۳۰ سالوں کے لیے اسیری میں بھیج دیا گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ اِن میں سے ۷۰ سال بابل کی اسیری میں پورے ہو چکے ہیں یوں اُن سالوں میں ۳۶۰ سال باقی رہ گئے ہیں۔ اب احبار ۲۶: ۱۸، ۲۴، ۲۸ کا مطالعہ کریں۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ خُدا اسرائیل کو کہتا ہے کہ اگر وہ پہلی بار اُس کی بات نہیں سنتے تو وہ اِس وقت کو سات گنا بڑھا دے گا۔ دُوسرے لفظوں میں اگر وہ خُدا کے حکموں پر عمل کرنے میں ناکام رہے تو وہ ۳۶۰ سالوں کو سات سے ضرب دے گا۔ اسرائیل اُس کے حکموں پر عمل کرنے میں ناکام ہوا۔ یوں ۳۶۰ سالوں کو سات گنا بڑھا دیا گیا جو ۲۵۰۰ بن گئے۔ اب ۶۰۶ ق م میں یروشلیم کے پہلے محاصرہ پر غور کریں۔ اب ۶۰۶ ق م سے ۲۵۰۰ سال آگے جائیں، آپ انیسویں صدی کے وسط میں آ جائیں گے۔ یاد رکھیں، اسرائیل کا کیلنڈر ۳۶۰ دن کا ہوتا تھا۔ لہٰذا ہمیں اُس کیلنڈر کو اپنے شمسی کیلنڈر میں تبدیل کرنا ہوگا جو ۳۶۵ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک بار جب آپ ایسا کرتے ہیں یہ عرصہ ۹۰۷۳۲۶ دنوں میں بدل جاتا ہے۔ اب اگر آپ اسرائیل کی سزا کو بڑھا دیں جیسا کہ یہ احبار چھبیسویں باب میں بیان کیا گیا ہے، تو یہ ۲۴۸۴ سال، ۲ مہینے اور ۳ دن بن جائیں گے۔ اب تک آپ اِس بات کو سوچ رہے ہوں گے، ''اِن میں کیا بڑی بات ہے؟''

یہاں نبوت کی تکمیل کے لیے دو چیزیں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں اور آپ کو اُن پر غور کرنا چاہیے۔ اولاً، ۶۰۶ ق م میں جزوی بربادی ہوئی، جب نبوکدنضر نے یروشلیم کا محاصرہ کیا۔ ستر سال کی اسیری کے بعد یہ ہمیں

۵۳۶ ق م تک پہنچتا ہے۔ ۵۳۶ ق م میں اسرائیل کی پہلی ستر سالہ اسیری ختم ہوئی، لیکن یاد رکھیں اسرائیل نے پہلی بار خُدا کی آواز کو نہ سنا، اور خُدا نے اُن کی سزا کو سات گنا بڑھا دیا۔ یوں ۲۴۸۴ سال، ۲ مہینے اور تین دن کی تکمیل مئی ۱۹۴۸ء کے دُوسرے ہفتے کے دوران ہوئی۔ مئی ۱۹۴۸ء کے دُوسرے ہفتے میں کیا ہوا؟ اسرائیل کے اسیری میں جانے کے بعد پہلی مرتبہ اسرائیل دُوسری بار ایک قوم بنی۔ یہ ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کا دن تھا۔ ہمارے خُدا نے ہمیں بالکل دُرست وقت بتایا کہ ایسا ہو گا۔ صرف ایک سچا خُدا ہی ایسا کر سکتا ہے۔ یہاں کچھ دیر کے لیے رُکیں، ابھی اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔

دُوسری مثال بھی بہت حیران کن ہے۔ یرمیاہ ۲۵: ۱۱-۱۲ میں بیان کیا گیا ہے، ''اور یہ ساری سرزمین ویرانہ اور حیرانی کا باعث ہو جائے گی اور یہ قومیں ستر برس تک شاہِ بابل کی غلامی کریں گی۔ خُداوند فرماتا ہے جب ستر برس پورے ہوں گے تو میں شاہِ بابل کو اور اُس قوم کو اور کسدیوں کے ملک کو اُن کی بدکرداری کے سبب سے سزا دُوں گا اور میں اُسے ایسا اُجاڑوں گا کہ ہمیشہ تک ویران رہے۔'' اِس پیشین گوئی کا تعلق اسرائیلی قوم کی اسیری سے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ۵۸۷ ق م میں یروشلیم کو برباد کر دیا گیا۔ یہ وہ سال تھا جب اِس شہر کو تہ و بالا کر کے نیست و نابود کر دیا گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب اسرائیلیوں نے دُوسری اقوام کی غلامی شروع کر دی۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ ۵۸۷ ق م کا وقت تھا۔ جب نبوکدنضر نے یروشلیم میں ہیکل کو تباہ و برباد کر دیا۔ جیسا میں نے پہلے بیان کیا، اسرائیل پہلے ہی ستر سالوں کو مکمل کر چکے تھے۔ یوں ۵۸۷ ق م سے ستر سال ہمیں ۵۱۷ ق م میں لے آتے ہیں۔ اب اگر ہم ایک بار پھر شمسی کیلنڈر کے مطابق ۵۱۷ ق م سے ۲۴۸۴ سالوں، ۲ مہینوں اور ۳ دنوں کو گننا شروع کریں تو ہم جون ۱۹۶۷ء میں پہنچ جاتے ہیں۔ جون ۱۹۶۷ء کے دُوسرے ہفتے کیا ہوا؟ دو ہزار سالوں میں پہلی مرتبہ اسرائیل نے چھ دنوں کی جنگ کے بعد مقدس شہر واپس لے لیا۔ یہ ایک دُوسری بڑی پیشین گوئی تھی جو خُدا کے مقررہ وقت پر پوری ہوئی۔ جب مسیحیوں نے اِن دو پیشین گوئیوں کی تکمیل کو دیکھا تو اُنھوں نے جان لیا کہ زمین پر اُن کا وقت بہت قریب ہے۔ یہاں تک کہ یہودی لوگوں نے اِن پیشین گوئیوں کی تکمیل سے جان لیا کہ اُن کا نجات دہندہ بہت جلد آنے والا ہے۔ میں خُدا سے دُعا گو ہوں کہ خُدا کے انتخابات اور فضل سے آگاہی کے لیے میری یہ کوششیں آپ کو بائبل مقدس کے مطالعہ تک لے جائیں تاکہ آپ خُداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں۔

اِس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ یہ بات جان چکے ہیں کہ بائبلی نبوتوں کے مطابق آئندہ کیا ہونے والا ہے، اور آپ کے ساتھ کیا ہوگا۔ اِس بات کو ذہن میں رکھیں، آپ خُداوند کے انتباہات کو جان چکے ہیں اور جب آپ تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے تو آپ کے پاس کسی قسم کا عذر نہیں ہوگا۔ مسیح نے آپ کو حقائق، ثبوت اور شہادتیں فراہم کر دی ہیں کہ اُس کا کلام سچا ہے۔ اب وقت ہے کہ آپ خود فیصلہ کریں۔ کیا بیان کی گئی شہادتیں یسوع کے سچا ہونے کا دعوی کرتی ہیں؟ جی ہاں۔ میں اپنے آپ کو مسیح کے سپرد کرتا ہوں، میں خُدا باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے آپ کو یہ پیغام دینے کے لیے مجھے چنا۔

چاہے آپ نے نجات حاصل کرنے کے لیے یسوع مسیح کو قبول کیا یا نہیں۔ میں آپ کو دعوت دُوں گا کہ آپ میری ویب سائٹ پر آئیں، وہاں آپ دیکھیں گے کہ کلامِ خُدا کی نبوتیں موجودہ دور میں کیسے پوری ہو رہی ہیں۔ آپ اِس بات کو بھی جانیں گے کہ ہم مسیح کی آمدِ ثانی کے بہت قریب ہیں۔ میری ویب سائٹ کا لنک fjdimora@gmail.com ہے۔ میں دُعا گو ہوں کہ میرا یہ کام آپ کو دُنیا کے واحد اور حقیقی نجات دہندہ کی بانہوں میں لے جائے۔ یسوع بہت جلد آ رہا ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ میری کتاب آپ کو اُس مبارک دن کے لیے تیار ہونے میں مدد دے۔ آپ یہ دُعا کرنے سے خُداوند کی کتابِ حیات میں اپنا نام لکھوانے کے لیے پہلا قدم اُٹھا سکتے ہیں۔ یسوع کو بہ طور خُداوند قبول کرنے کے بعد بائبل مقدس کا مطالعہ کریں اور خُداوند کی عبادت کرنے کے لیے دُوسرے بھائیوں اور بہنوں کی رفاقت تلاش کریں۔

پیارے خُدا، میں جانتا ہوں کہ میں ایک گناہ گار ہوں اور میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو معاف کر۔ اب میں پورے دل سے یقین کرتا ہوں کہ یسوع تمہارا بیٹا ہے؛ اور وہ صلیب پر میرے گناہوں کے لیے مرا اور تو نے اُسے مُردوں میں زندہ کیا۔ یسوع، میں اعلان کرتا ہوں کہ تو میرا خُداوند اور نجات دہندہ ہے۔ براہ کرم میرا نام اپنی کتابِ حیات میں لکھ۔ مجھے بدل دے اور میری مدد کر کہ میں اپنی پوری زندگی تیری پیروی کروں میری مدد کر کہ میں تجھ جیسا بنوں اور تیری مرضی پوری کروں۔ یہ دُعا میں مانگتا ہوں یسوع کے نام میں۔ آمین

مصنف کی گواہی

۱۹۷۶ء میں میں بی ایس کی ڈگری بروک پورٹ یونی ورسٹی نیویارک سے مکمل کرنے کے بعد کیلیفورنیا چلا گیا۔ ابھی مجھے کیلیفورنیا میں کچھ مہینے ہی ہوئے تھے کہ مجھے اپنے کزن گیری سلاٹو کی فون کال موصول ہوئی، باتوں کے دوران اُس نے مجھے خُداوند یسوع مسیح کو قبول کرنے کی دعوت دی۔ اِس بات کے اگلے ہی دن یہوواہ کے گواہ میرے گھر آئے۔ اُس وقت مجھے یہوواہ کے گواہوں کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا اِس لیے میں نے اُن کے ساتھ بائبل سٹڈی شروع کردی۔ میں نے اُن کے ساتھ گیارہ مہینے بائبل سٹڈی کی جب تک کہ مجھے ایک پاسٹر گریک میکس نے جن کا تعلق کلوری چیپل سے تھا اُن کی غلط تعلیم کے بارے میں معلومات فراہم نہ کردیں۔ جب میں نے یہوواہ کے گواہوں کے ایلڈرز سے اِن تعلیمات اور جھوٹی نبوتوں کے بارے میں پوچھا تو مجھے کہا گیا کہ ماضی میں گزرے یہوواہ کے گواہوں کے نبوتیں کرنے والوں کے بارے میں ہمیں بالکل بھی سوال نہیں کرنا چاہیے۔ جب میں نے یہوواہ کے گواہوں کے ساتھ بائبل سٹڈی کا آغاز کیا تو مجھے کتاب دی گئی جس کا عنوان تھا ''اِس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام باتیں یہوواہ کے گواہوں کی لکھی ہوئی ہیں''۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ماضی کی اُن تمام پیشین گوئیوں کا گہرا مطالعہ کیا جائے جو یہوواہ کے گواہوں نے اُن تمام باتوں کو ثابت کرنے کے لیے کیں جو اِس کتاب میں بیان کی گئی ہیں۔ تحقیق کے بعد میں نے اِس بات کو جانا کہ ہر ایک پیشین گوئی جو یہوواہ کے گواہوں نے کی وہ پوری نہ ہوئی۔ جو کچھ اُنھوں نے کہا کہ یہوواہ نے ہمیں بتایا ہے وہ سب جھوٹ تھا۔ میں نے اپنی تحقیق میں اِس بات کو بھی جانا کہ یہوواہ کے گواہوں کی بیان کی گئی پیشین گوئیاں نہ صرف جھوٹی ہیں بلکہ اِس تنظیم نے اُن کو چھپانے کی بھی کوشش کی ہے۔ میرے تحقیق کردہ حقائق کو یہوواہ کے گواہوں کے ایلڈرز تک پہنچانے کے بعد اُنھوں نے مجھے کہا کہ میں مزید اُن کے ساتھ بائبل سٹڈی نہیں کرسکتا، کیوں کہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ میں یہوواہ کے گواہوں کے لیڈرز سے سوال نہ پوچھوں۔ لہٰذا میں نے اِس بات کو جان لیا کہ وہ نہیں چاہتے کہ ہم کسی بھی بات کی تحقیق کریں۔

اُس پورے عرصہ میں جب میں یہوواہ کے گواہوں کے ساتھ بائبل سٹڈی کر رہا تھا تو یسوع مسیح کی طرف سے مجھ پر ایک عجیب دباؤ ڈالا گیا، میں اُسے یہاں بیان کرتا ہوں۔ میں نے اُس دباؤ کو مختلف طرح سے محسوس کیا۔ مثال کے طور پر اگر میں نے کوئی اخبار دیکھی تو میں نے اپنے دل میں اِس دباؤ کو محسوس کیا کہ میں

اُسے خرید لوں، اکثر ایسے ہوتا کہ میں اُن چیزوں کو پڑھ بھی نہ پاتا بلکہ اُن کو اپنے کمرے کی الماری میں رکھ دیتا۔ اِن گیارہ مہینوں میں میرے پاس سینکڑوں چیزیں جمع ہو گئیں۔ میری اُس الماری میں اتنی اخباریں اور میگزین جمع ہو گئے کہ میری بیوی اُس میں کپڑے بھی نہیں رکھ سکتی تھی۔ میں اُن چیزوں میں سے کسی کو بھی مکمل طور پر پڑھ نہ سکا جو میں نے محفوظ کی تھیں۔ یہ اشیا رسالوں اور اخبارات پر مشتمل تھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ معلومات کیوں اہم ہیں۔

چوں کہ مجھے یہوواہ کے گواہوں نے اپنے ساتھ بائبل سٹڈی کرنے سے روک دیا اِس لیے میں نے پاسٹر گریگ میکس کے ساتھ اپنی بائبل سٹڈی کو شروع کر دیا۔ میں نے یہوواہ کے گواہوں کی جھوٹی تعلیم کو زائل کرنے کے لیے پورا ایک سال گھنٹوں مطالعہ بائبل میں صرف کر دیا۔ پاسٹر گریگ کے چرچ میں جانے کے دو ہفتوں بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ یسوع میرے پاس آیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اُس وقت صبح کے ساڑھے تین بجے تھے۔ اپنے خواب میں میں نے اُس کے چہرے کو نہ دیکھا۔ میں نے محض اتنا جانا کہ وہ مسیح ہے۔ اُس خواب میں یسوع نے مجھے کہا کہ میں اُن تمام اشیا کو لوں جو میں نے اُس وقت محفوظ کیں جب مجھے اُس کی طرف سے اُن چیزوں کو لینے کا بوجھ محسوس ہوا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا، تو میں اِس بات پر یقین نہ کر سکا کہ یہ خواب کتنا سچا تھا، میں اپنے بستر پر لیٹا سوچتا رہا کہ میں نے کیا دیکھا ہے اور مجھے کیا کرنے کو کہا گیا ہے۔ جب میں اپنے بستر پر لیٹا تھا تو اچانک مجھے ایک آواز آئی جس نے مجھے وہی ہدایات دیں جو مجھے خواب میں دی گئیں تھیں۔ میں کانپنے لگا کیوں کہ مجھے آواز تو آ رہی تھی لیکن میں اُس کمرے میں کسی کو بھی دیکھ نہیں سکتا تھا۔

اُس وقت میں نے سوچا کہ مجھے کوئی اعصابی مسئلہ ہے۔ میں کانپتے ہوئے کچن کے ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا اور وہ آواز مجھے مسلسل وہی ہدایات دے رہی تھی۔ اُس وقت میں نے اُس کام کو کرنے کے عظیم بوجھ کو محسوس کیا جو وہ آواز مجھے کہہ رہی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ اُن ہدایات میں پہلی ہدایت یہ تھی کہ میں حزقی ایل اڑتیسویں (۳۸) باب کا مطالعہ کروں، پھر میں نے اُس ٹیبل پر نظر ڈالی جس پر میرے رسائل اور اخبارات پڑے تھے۔ جب میں نے اُس ٹیبل کو دیکھا تو میری نظر ۱۹۴۸ء کے لائف میگزین پر پڑی، جس میں اسرائیل کے دوبارہ ایک قوم بننے کی پوری کہانی کو بیان کیا گیا تھا۔ میں اُس کہانی کو پڑھ کر نہایت متاثر ہوا کہ اُس آواز نے مجھے ثبوت فراہم کیا کہ بائبل نے کیا

پیشین گوئی کی تھی۔ اُس میگزین کو پڑھنے کے بعد مجھے کہا گیا کہ میں اِن معلومات کو اپنی بائبل میں اُس جگہ نشان زدہ کروں جہاں یہ پیشین گوئی بیان کی گئی ہے۔ پھر اُس آواز نے مجھے ایک اور ہدایت دی۔ مجھے بائبل مقدس میں سے ایک اور پیشین گوئی دی گئی اور مجھے کہا گیا کہ اس پیشین گوئی کا ثبوت میں اُس ٹیبل پر سے ڈھونڈوں۔ قصہ مختصر وہ آواز مجھے چھ سے سات مرتبہ آئی اور مجھ سے کلام کیا، میرا کانپنا ختم ہو گیا اور میں عظیم خوشی سے بھر گیا کیوں کہ اُس وقت میں جان گیا کہ وہ آواز رُوح القدس کی تھی اور میں تذبذب سے باہر آ گیا۔ اگلے کچھ گھنٹے یہی سلسلہ جاری رہا۔ میں نے دیکھا کہ ہر ایک چیز جسے محفوظ کرنے کے لیے مجھ پر دباؤ بڑھا وہ اِس بات کا ثبوت تھا کہ بائبل کی پیشین گوئی پوری ہو رہی ہیں۔

ایک بار جب میں نے اُن چیزوں کو محفوظ کر لیا تو خداوند نے مجھے ہدایات دیں کہ میں نے اُن کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ مجھے کہا گیا کہ میں اُن کی ایک سلائیڈ بناؤں۔ میں نے بائبل کی پیشین گوئیوں کے حوالوں کی تصاویر لیں اور پھر ثابت کیا کہ وہ پوری ہو چکی ہیں۔ مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُن کو کیسے اکٹھا کرنا ہے، رُوح القدس نے میری مدد اور راہنمائی کی اور اُن کو اکٹھا کرنے کے لیے مجھے جو کچھ درکار تھا وہ مجھے بروقت مہیا کیا۔ اُس ٹیبل پر صبح کے اوقات میں مسیح نے رُوح القدس کے وسیلے مجھے اِس خدمت کے لیے چنا کہ میں لوگوں کو اُس کی دُوسری آمد کے لیے تیار کروں۔ خُداوند نے مجھے یہ بھی کہا کہ میں اِس خدمت کو لوگوں کے لیے بالکل مفت کروں۔ میں نے اِس خدمت میں ہر طرح سے اُس کے کلام کی مفت خدمت کی۔ مجھے کہا گیا کہ تعلیم دینے کے دوران میں لوگوں کو چیختے چلاتے اور خوف میں مبتلا کر کے نہ سکھاؤں، بلکہ لوگوں سے معمول کے مطابق نارمل انداز میں بات چیت کروں۔

رُوح القدس نے میرے پاس ایک پیشہ ورانہ فوٹو گرافر کو بھیجا جس کا نام اسٹیو کینسولوسی تھا۔ اُس وقت اسٹیو کالج سے فارغ التحصیل ہوا تھا اور وہ رہنے کے لیے جگہ ڈھونڈ رہا تھا۔ ایک اتوار اسٹیو وائی ایم سی اے میں ٹھہرا ہوا تھا کہ وہ کلوری چیپل چرچ کی اتوار کی عبادت میں شامل ہو سکے۔ ہمارے چرچ کی ایک بہن نے اسٹیو کو دیکھا اور اُس سے بات چیت کرنی شروع کر دی۔ جب اُس نے اسٹیو سے پوچھا کہ وہ کہاں سے آیا ہے تو اُس کا ایڈریس پوچھنے کے بعد اُس نے اسٹیو سے کہا کہ ہمارے چرچ میں ایک شخص اُسی علاقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اسٹیو کو میرے پاس لے آئی۔ جب میں اسٹیو سے باتیں کر رہا تھا تو میں نے اُس سے پوچھا کہ کیسے رُوح القدس نے اُسے یہ ہدایات دیں کہ وہ میرے ساتھ میرے گھر میں رہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ ہفتہ کی

شب اُس نے لوسیانہ میں گزاری لیکن وہ اُسے بالکل بھی پسند نہ آیا، پس وہ سانتا باربرا میں چلا گیا وہ علاقہ دیکھنے کے بعد اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ وہاں اپنا گھر بنائے گا۔ اُس وقت رُوح القدس نے اُسے ہدایات دیں کہ میں اُسے اپنے گھر لے جاؤں۔

اسٹیو کو ہمارے ساتھ رہتے ہوئے تقریباً دو دن ہوئے تھے جب میں نے اپنی دس سلائیڈز نکالیں جو میں نے دس پیشین گوئیوں اور اُن کے ثبوتوں کے متعلق بنائی تھیں جو پوری ہو چکی تھیں۔ اُس وقت اسٹیو نے اُن کے بارے میں کچھ نہ کہا اِس لیے میں نے اُسے جانے دیا۔ دو ہفتوں کے بعد اسٹیو نے مجھے اپنی وین میں آنے کے لیے کہا کیوں کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ مجھے کچھ دکھائے۔ میں اُس کے ساتھ گیا تو میں حیران رہ گیا کہ وہ فوٹو گرافی میں روچسٹر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے فارغ التحصیل ہے۔ پھر اسٹیو نے مجھے غیر استعمال شدہ سلائیڈوں سے بھرا ایک بیگ دکھایا۔ اُس نے مجھے بتایا کہ وہ پیشہ ورانہ سلائیڈز بنانے میں میری مدد کرنا چاہتا ہے۔ اُس کی اِس پیشکش سے میں نے جان لیا کہ رُوح القدس کی ہدایت کے مطابق مجھے سلائیڈز استعمال کرنی چاہئیں۔ رُوح القدس نے نہ صرف مجھے ایک پیشہ ورانہ فوٹو گرافر مہیا کیا بلکہ مجھے وہ تمام سلائیڈز بھی دیں جن کی مجھے ضرورت تھی۔ ہمیں سلائیڈز بنانے میں ایک مہینہ لگ گیا۔ اِس کام کو کرنے کی وجہ سے اسٹیو نے خُداوند یسوع مسیح کو قبول کر لیا اور بعد میں اپنے خاندان کو گواہی سنانے کے لیے وہ نیو یارک واپس چلا گیا۔

جب اِن سلائیڈز کا کام مکمل ہو گیا تو مجھے کیلیفورنیا کے ایک چرچ سے کال آئی۔ وہاں پر کسی نے میری دس سلائیڈز پر مشتمل پیغام کو سنا تھا جو میں نے اپنے چرچ میں دیا، اُنھوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اُن کے چرچ میں بھی یہ پیغام سناؤں۔ وہاں سے یسوع مسیح نے میری منسٹری کے دروازوں کو کھولنا شروع کر دیا۔ ۱۹۷۷ء تک میں نے بہت سے ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر اپنے پیغام کو سنایا۔ میں امریکہ کی مختلف اسٹیٹ میں گیا اور وہاں پیشین گوئیوں کی تکمیل کے اثبات کے متعلق بہت سے سیمینارز کیے۔ کینیا کی ایک یونی ورسٹی میں میں نے پیشین گوئیوں کے متعلق ایک لیکچر بھی دیا۔ یہاں تک کہ خُداوند نے مجھے اتیج ریڈیو چینل پر ایک پروگرام کرنے کا بھی موقع دیا جس کو لاکھوں لوگ سنتے تھے۔ خُداوند نے میرے لیے ہالی ووڈ کے پیرامونٹ سٹوڈیوز میں بہ طور مہمان مقرر بھی دروازے کھولے۔ ۱۹۷۷ء سے اب تک خُداوند ہماری منسٹری کے وسیلہ سے بہت سے نشانات اور عجائبات کے بارے میں آگاہی فراہم کر چکا ہے، اِس بات کی گواہی وہ لوگ دے سکتے ہیں جو ہمارے ساتھ تھے جب یہ چیزیں وقوع پذیر ہوئیں۔ یسوع نے یہ بھی ممکن کیا کہ میں اپنے نبوتی پیغامات کو ایک

مشہور زمانہ تھیٹر میں دو دفعہ بیان کروں۔

۱۹۹۳ء میں رُوح القدس نے مجھے کہا کہ میں سلائیڈز پر پیغام کو سنانا بند کر کے اُن پیشین گوئیوں اور اُن کی تکمیل پر مشتمل ایک کتاب لکھوں۔ یہ کتاب اُن تمام باتوں پر مشتمل تھی جو خُداوند نے ۱۹۷۷ء میں میری منسٹری کے آغاز کے ساتھ ہی مجھے دیں۔ یہ کتاب ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۷ء میں مکمل ہوئی۔ میں نے اپنی کتاب کا نام ''The Last Chronicle of Planet Earth'' رکھا، اور اُس کو تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ میں نے اِس کتاب کو بالکل مفت دیا اور اپنی ویب سائٹ پر بھی اُسے اپ لوڈ کر دیا تاکہ کوئی بھی اُسے وہاں سے مفت لے سکے۔ خُدا نے اِس کتاب کے وسیلہ سے میرے لیے بہت سے دروازے کھولے کہ میں اپنا کام دُوسروں کے ساتھ شیئر کر سکوں۔ کینیا کے ایک پاسٹر ططس نے میری کتاب لی اور وہ اُس سے بہت متاثر ہوا اُس نے مجھ سے درخواست کی کہ وہ میرے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتا ہے اور اِس کتاب کے پیغامات کو کینیا کے مختلف علاقوں میں پہنچانا چاہتا ہے۔ کینیا میں میں نے نہ صرف اپنی کتابیں بلکہ ہزاروں بائبل بھی بھیجیں۔ میری بھیجی گئی تمام چیزیں کینیا میں بالکل مفت تقسیم کی گئیں۔ یوں کینیا میں بہت سے خدام نے ہماری منسٹری میں شمولیت اختیار کی۔ ہم نے انڈیا، پاکستان، چین اور ہیٹی میں بھی اپنے کام کو شروع کیا۔ یسوع نے میری خدمت کو بہت وسعت دی اور یہ خدمت محض کتاب تک محدود نہ رہی۔ ہماری منسٹری نے بہت سے لوگوں کی مالی مدد بھی کی۔ ہماری منسٹری نے لوگوں کو کھانا اور کپڑے بھی مہیا کرنے شروع کر دیئے۔ ہم نے کینیا اور میکسیکو میں کچھ چرچز کی تعمیر میں بھی مدد کی اِس کے ساتھ پاکستان میں فری میڈیکل کیمپز کا بھی اہتمام کرایا۔ ہم نے کینیا اور ہیٹی میں کچھ پاسٹر کی مدد کی جو یتیم بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ ۲۰۰۷ء میں ہم نے ایک نئی ویب سائٹ کا آغاز کیا جس کو میں نے ''bibleprophecyman'' کا نام دیا۔ میں نے ہر روز کے واقعات کو خبروں میں شیئر کرنا شروع کر دیا کہ کیسے بائبل مقدس کی پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ میں نے اپنی کتاب کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیا تاکہ ہر کوئی اُسے وہاں سے مفت ڈاؤن لوڈ کر سکے۔ میری کتاب ہمیشہ میری ویب سائٹ پر اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہے، تاکہ میری کتاب کی تازہ ترین خبریں یہاں اپ لوڈ ہوتی رہیں۔ ۲۰۰۸ء میں میں نے ایک اور ویب سائٹ (endtimesresearchministry.com) لانچ کی۔ اِسی نام سے میں نے فیس بک پر بھی ایک پیج بنایا اور میں نے نبوتوں کے تعلق سے یوٹیوب پر بھی ویڈیوز بنانا شروع کر دیں۔ ۱۹۷۷ء سے اب تک خُداوند مجھے پوری دُنیا میں لاکھوں لوگوں کے لیے خوش خبری پہنچانے

کا سبب بنا رہا ہے۔

آخر مَیں میں یہی کہوں گا کہ مجھے یسوع نے یہوواہ کے گواہوں کی تنظیم سے اپنے لیے بلایا جن کی تعلیمات اور نبوتیں بائبل مقدس کے مطابق سچ نہیں، اُس نے مجھے چنا تا کہ میں بائبل کی نبوتوں اور موجودہ واقعات کی سچائیاں لوگوں تک پہنچا سکوں۔ ۱۹۷۷ء سے آخری دنوں کی تکالیف بہت واضح ہو چکی ہیں کہ یسوع بہت جلد واپس آنے والا ہے۔

B8 · THE LOMPOC RECORD / Friday, June 8, 2007

Religion

Local author links Bible with current events

STAFF REPORT

Many read today's headlines, shake their heads and wonder what the world is coming to. Frank DiMora reads them and sees fulfillment of Bible prophecy.

For 28 years, the Lompoc resident has researched current events and correlated them with Scripture. From his study, he developed a multi-media slide presentation, "Signs of the Times," which he has presented at churches and hotels across California and New York. He has appeared as a regular guest on many Christian TV and radio shows. KGDP Christian radio in Santa Maria recently interviewed him about his recent book, "The Last Chronicles of Planet Earth," which covers Bible prophecy and current events.

DiMora will begin showing his documentation of Jesus' second coming at the Village Chapel Church in Vandenberg Village, 3955 Apollo Way, from 7 to 8:15 p.m. Wednesday. DiMora plans to cover each of the chapters from his up-to-date book over the coming weeks in free seminars.

"So many people don't know and are questioning what is going on in our world today. The people sense things aren't right, but they don't understand all these things were foretold to take place," DiMora said. "They're looking at horoscopes, palm readers, astrology in their quest for the truth. My book was a definite way to prove what Jesus said about Bible prophecy was actually taking place in this generation.

"My first book was released in 1994 and everything I warned about the future has already taken place, there are only a hand full of prophecies left to be fulfilled."

DiMora, who has a degree in physical education and health from Brockport State University in New York, has been a Goleta postman for 30 years. He is a member of Village Chapel Church.

The writer, divides his volume into three sections: "Turmoil in the Middle East," "The Signs of the End" and "Second Coming." Under each section, Bible prophecies are cited and quotes from recent newspaper stories show how he believes they are being fulfilled.

See DIMORA / B5

Contributed

Frank DiMora *is shown above.*

مترجم کے بارے میں

آپ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بہ طور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ)، بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ ۲۰۲۲ء میں آپ نے یونی ورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم فل کی ڈگری مکمل کی۔

۲۰۰۶ء میں آپ نے اپنے مسیحی تعلیم کے سفر کا آغاز کیا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کیے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبیٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو، اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بچوں کی تربیت کا آن لائن کورس (SSCM) امریکہ سے مکمل کیا۔

مارچ ۲۰۲۰ء میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ اور ونگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلبا و طالبات خط و کتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونی ورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

۲۰۰۵ء میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی مخصوصیت بہ طور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کر دیا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیرباد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کے بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

مریم صدیقہ ٹاؤن، چنداقلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983